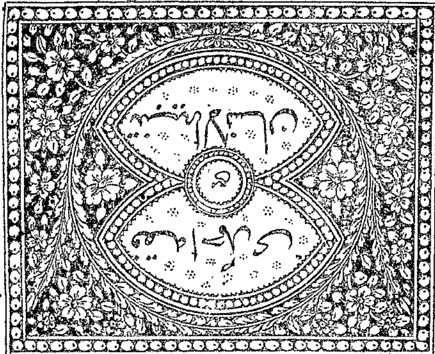
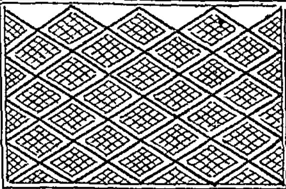




بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد ادائے حمد وشکر پروردگار عالم اور درود ونعت سید بشر فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے جاننا چاہئے کہ ہر ایک مرد وزن پر واجب ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو
پہچانے اور اسکے دوست اور دشمن مین فرق جانے اور احکام اسکے بدل وجان بجا لائے تا
عذاب دوزخ سے نجات پائے اسواسطے کمترین مستفیدان مدرسہ تعلیم وارشاد مولانا مرشدنا
شاہ نصیر الدین بلگرامی عاصی قدرت احمد بن حافظ عنایت احمد فاروقی گوپاموی نے حسب
فرمایش جد بزرگوار اپنے جمال احمد خانصاحب اور خواہش برادر مہربان منشی امیر احمد کی بلدۂ
مدراس مین تھوڑے ضروریات دین وایمان کے دو بابونمین بیان کئے اور نام اسکا فقہ
احمدی رکھا ۔ پہلے باب مین ایمان کی باتین ہین کہ جسکا سچ جاننا فرض اور انکار کفر
ہے دوسرے باب مین ذکر نماز اور روزے اور زکوۃ اور حج وغیرہ مسائل ضروری
کا ہے باب پہلا سب مسلمانون کو لازم ہے کہ خدا کو ایک جانین اور اسکا کوئی شریک
نمانین وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور صفات اسکی بیشمار ہین اور کچہہ اسمین نقصان
نہین اور سب صفتون مین سات صفتین اصل ہین ۔ دیکھنا سننا جاننا ارادہ فعل
حیات قدرت اور اللہ تعالی صفات مخصوصہ خلق سے پاک ہے جیسے کھانا پینا سونا

جاگنا اور صفات مخصوصہ باریتعالی کو کسی مخلوق کے لئے ٹھہرانا کفر ہے جیسے مارنا جلانا روزی
دینا پانی برسانا مانگے پیٹ مین جاننا کہ لڑکا ہے یا لڑکی اور جاننا کہ کل کیا ہوگا اور انسان
کہان مریگا اور دیدار خدا دنیا مین ان آنکھون سے دشوار ہے اور آخرت مین واجب ثابت
قرآن اور حدیث سے اور کوئی ذرہ حکم اسکے سے باہر نہین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو کچھ اسکے پاس سے لائے ہین سب برحق ہے اور معجزے
اور معراج اور جتنے پیغمبر ہین حضرت آدم سے نبی آخر الزمان تک اور چار کتابین توریت
انجیل زبور فرقان اور صحیفے اور فرشتے اور سوال منکر ونکیر کا اور آنا قیامت کا اور حساب
وکتاب اور ترازو عدل کی جسمین اعمال بندون کے تلین گے اور پل صراط اور دوزخ کافرون
کے لئے اور بہشت مسلمانون کے واسطے اور کراماً کاتبین اور لکہنا اونکا نیکی اور بدی نامۂ
اعمال مین اور ملنا اوسکا قیامت کے دن اور عذاب قبر اور دبالینا زمین کا بعد موت کے
اور مدام رہنا مشرکونکا دوزخ مین اور نہ رہنا گنہگار مسلمانونکا اور اوٹھنا قبر سے قیامت کے
دن یہ سب برحق ہین ٭ اور فعل بندے کے پیدا کئے ہوئے خدا کے ہین اور بندے کے اختیار
مین نہ جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین کہ بندہ خالق اپنے فعلونکا ہے اور نہ جیسا کہ مذہب جبریہ
کا ہے کہ بندیکو مثل اینٹ پتھر کے بے اختیار سمجھتے ہین اور خدا پر جہالت یا ظلم ثابت کرتے
ہین البتہ نیکی سے راضی ہے اور بدی سے بیزار گناہ کبیرہ شرک قتل مومن ناحق تہمت
زنا زن شوہردار پر زنا چوری ظلم کعبہ مین بہاگنا کافرونکی لڑائی سے جادو کرنا کہانا مال
یتیم کا نافرمانی کرنا مان باپ کی شراب پینا اور مثل اسکے جو گناہ ہو جیسے اغلام جھوٹی گواہی
دینا اور جھوٹی قسم کہانا قزاقی غیبت وغیرہ ٭ مسئلہ صغیرہ گناہ پر اگر کوئی ہٹ کرے
کبیرہ ہو جاتا ہے اور ہلکا سمجہنا اوسے اور حرام کو حلال اور حلال کو حرام جاننا اور ٹھٹھا
سمجہنا امر شریعت کا اور خفیف جاننا یا ایسی بات مونہہ سے نکالنا کہ جس سے جھوٹا
ہونا رسول خدا کا ثابت ہوا اور ناامیدی رحمت خدا سے اور نہ ڈرنا عذاب سے اور

سچا جاننا نجومی اور رمال کو بیچ خبر غیب کے اور انکار فرض کے فرض ہونیکا بھی گناہ کبیرہ ہی بلکہ کفر اور اصرار کبیرہ کا یہی حال ہی مسئلہ اگر کوئی مرد و زن سے مبتلائے کفر ہو العیاذ باللہ نکاح جاتا رہتا ہی اور ذبیحہ اوسکا کھانا درست نہین مسئلہ اللہ تعالی اپنے فضل سے سب گناہ بخشیگا سوا شرک کے اور جب اپنے مین کوئی شخص شرایط ایمان کی پاوے تحقیق آپکو مسلمان جانے لیکن مغرور نہووے اگر کسی شخص مین بہت سے وجہین اور علامتین کفر کی پائی جائین جو ایک وجہ سے بھی اسلام اسکا ثابت ہو موافق مذہب حنفی کے اوسے کافر کہنا نہین چاہیے مسئلہ جنکو اللہ تعالی نے بہشتی یا دوزخی فرمایا یا پیغمبر نے خبر دی سوا اونکے کسیکو بہشتی یا دوزخی یقینی نکہے کیونکہ حال خاتمہ کا معلوم نہین مسئلہ کرامات اولیا کی حق ہی اور شفاعت انبیا اور صلحا کی گنہگارون کے لئے بھی حق ہی اور ہمارے حضرت کو حکم خدا سے بڑا درجہ شفاعت کا دن قیامت کے ملے گا مسئلہ خلافت دو قسم ہی ایک ظاہری کہ مدت اسکی تیس برس ہی اور وہ ختم چارون یار پر ہوئی یعنے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم پر چھ مہینے باقی رہی تھی سو جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے پوری کئے دوسری خلافت باطنی کہ وہ تا قیام قیامت منقطع نہوگی اور نزدیک شیعہ کے امامت ختم ہوئی اوپر بارہ امام کے اور بھید یہ ہی کہ ہمارے یہان امامت حق کے جانب سے ہی جسکی ریاست اور پیشوائی قبول کرین اور اونکے یہان خدا کیطرف سے مسئلہ امام کا معصوم ہونا شرط نہین اور با وصف ہونے افضل کے کمتر کی امامت صحیح ہی اور انبیا معصوم ہین کبیرہ اور صغیرہ سے عمداً و سہواً اور اولیا محفوظ ہین کبیرہ سے عمداً و سہواً اور صغیرہ سے عمداً نہ سہواً شروط خلافت اسلام عقل بلوغ شجاعت حکومت قدرت علم محافظت حدود اسلام عدل مسئلہ نماز پڑھنا پیچھے ہر امام کے نیک ہو یا بد جایز ہی لیکن علم مسایل اور قدرت قرات ضرور ہی مسئلہ صحابی کو جب یاد کرے نیکی ہی سے یاد کرے اور بد نکہے اور نماز جنازہ ہر نیک و بد

کی پڑھنا چاہیے مسئلہ ولی درجہ نبی کو نہین پہونچتا اور کسیکا مرتبہ ایسا نہین کہ بندگی خدا کی
اسپر فرض نہو سوا معذور کے اور گناہ صغیرہ سہواً مخل ولایت نہین مسئلہ پھیرنا معنی آیات
قرآنی کا ظاہر سے طرف باطن کے مثل فرقہ باطنیہ کفر اور الحاد ہے بخلاف صوفیہ صافیہ کہ
انہونے باوصف اقرار معنی ظاہر لطایف اور نکات اور رموز اور اشارات نکالے ہین کذا
قال المحدث الدہلوی مسئلہ ثواب دعا اور خیرات اور عمل نیک کا مردونکو پہونچتا ہے اور
اصل یہہ ہے کہ جو کام کرنیوالیکو موجب ثواب کا ہے دوسرینکو بھی اوسکے بخشنے سے پہونچ
سکتا ہے اور اللہ تعالی قبول کرنیوالا دعا کا اور برلانے والا حاجتونکا ہے بیان علامات
قیامت مجملاً بلا ترتیب عمل ہوجانا نصاریکا روم مین دوست رکھنا آدمی کا جورو کو اور
نافرمانی ماں باپکی کثرت مساجد قلت نمازی طول عمارات بر ملا ہونا فسق وفجور کا نکلنا
دجال کا اور یاجوج وماجوج کا کہ اولاد یافث بن نوح ہین اور بعضے انمین سے دراز قد اور بعضے
کوتاہ بقدر ایک بالشت کے اور کثرت مین کئی حصہ انسان سے زیادہ ایک گروہ اونکا
دریا پی جائیگا اور دوسرا جو آئیگا قطرہ بھر پانی نہ پائیگا آسمانے تیر لگائینگے وہانسے لوہو بھرا
تیر گریگا کہینگے خدا کو ہمنے مارلیا اور یہہ نکلنا انکا بعد خروج اور وفات امام مہدی کے
ہوگا حضرت عیسی کہ چوتھے آسمان سے واسطے مدد حضرت امام کے آئینگے اور دین محمدی مین
درآئینگے نماز پیچھے امام کے پڑھینگے اور دجال کو مارینگے اور حضرت امام نصاریکو قتل کرینگے
اسدن غرب سے شرق تک ایک دین ہوجائیگا بعد انتقال امام سب مسلمان ساتھ
حضرت عیسی کے رہینگے اور آپکی دعا سے سب یاجوج ماجوج مرجائینگے بعد اسکے حضرت
عیسی انتقال فرمائینگے اور روضہ منورہ حضرت رسالت مآب مین مدفون ہونگے احوال
صور پہلے جو حضرت اسرافیل صور پھونکینگے آواز باریک آدمیونکے کانمین آئیگی بڑہتے
بڑہتے مانند رعد ہوجائیگی اور اسوقت سب انسان چرند پرند آسمان زمین فنا ہوجائینگے
لکھا ہے کہ چھ چیز کو فنائے کلی نہین بہشت دوزخ لوح قلم صور ارواح آنکی آن مین فنا ہوکے

پھر بحالت اصلی ہونگے مگر زمین بقدر شام کی ہوگی اور آفتاب پچھم کے طرف سے نکلیگا دوسری بار صدائے صور اسرافیل سے مردے سب زندہ ہو کر زمین ساہرہ مین کہ شام کی جانب ہے جمع ہونگے اور صخرہ بیت المقدس جسے تخت رب العالمین کہتے ہین اور زمین اور آسمان کے درمیان مین معلق ہے اوسپر عرش برین رکھا جائیگا اور رب العزت کے روبرو ہر ایک کا حساب اعمال ہوگا حضرت کی شفاعت سے گنہگار بخشے جائینگے اور حضرت تین بار شفاعت کرین گے اور ہر مرتبہ تین دن تک زیر عرش سجدہ مین رہین گے جب بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین جائینگے ایک فرشتہ دنبہ سیاہ کو بالائے دیوار کہ مابین دوزخ وبہشت کے ہے لیکر کھڑا ہوگا پوچھے گا اسے پہچانتے ہو یہہ موت ہے اور اوسے ذبح کریگا بہشتی مسرور ہونگے اور دوزخی رنجیدہ بسبب دوام عیش و عذاب کے کیفیت بہشت جنت آٹھ ہین اور ہر ایک مین نیا کارخانہ ہے اور نئی طور کی عمارت کوئی بطرز باغ وبوستان اور کوئی بہرنگ خانمان کسی بہشت مین ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اور کوئی نری سونے کی یا چاندی کی اور کوئی مکان زمرد کا اور کوئی یاقوت کا اور کوئی نرا موتیونکا اور طول وعرض مکانات بہشت کا تمام دنیا کے برابر اور حکومت ہر ایک اہل بہشت کی مثل سلیمان کے اور ہر چیز وہانکی جاندار ہے اور جانور ہوشیار اور راگ وہان تین قسم ہوگا اول یہہ کہ جو پتا طوبی کا ہوا سے کھڑکے گا اوسمین سے راگ کی آواز آئیگی دوسری حورین جمع ہوکر کچھہ گائین بجائین گی تیسری حضور باری جل شانہ انبیا اور اولیا خوش آواز مثل داؤد اور بلال وغیرہ سرود وحمد سے باریابان محفل قدس کو سرمست بادۂ ذوق کرینگے تفصیل دیدار خدا سب مسلمانون کو بہشت مین دیدار ہوگا اور کافر محروم رہین گے بعضونکو ہر روز اور بعضونکو ہفتہ مین ایکبار اور بعضے لونڈی غلام کی طرح حضور باری مین حاضر رہینگے اور عرش کے بائین طرف منبر عظیم الشان ہمارے حضرت کے لئے اور دہنے طرف سب انبیا کے واسطے رکھے جائین گے اور بقدر مراتب بعضونکو کرسی اور بعضونکو کہیں ملین گی اور باقی احوال بہت

طول ہی اس مختصر مین گنجایش نہین قیامت نامۂ مولانا رفیع الدین صاحب مین دیکھا
چاہیئے خدا سب مسلمانونکو عمل خیر کی توفیق دے اور خاتمہ بخیر کرے تا ان نعمتون سے
کامیاب ہون اور عذاب او رعتاب آلہی سے محفوظ رہین آمین یا رب العالمین ف مجتہد
اہل سنت کے چار ہین امام اعظم یعنی ابی حنیفہ کوفی کہ اونکا نام نعمان بن ثابت ہی اور مناقب
اونکے بہت ہین چنانچہ کتاب خیرات حسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان مین دیکھا
چاہیئے اور امام اعظم شاگرد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابراہیم بن حسن مثنیٰ کے
ہین علم پڑہ کے گوشہ مین بیٹھ رہے تھے بحکم محکم حضرت رسالت کلام اللہ اور حدیث سے مسئلے
نکالنے مین مصروف ہوئے اور دوسرے امام شافعی تیسرے امام مالک رح چوتھے امام احمد
حنبل اور یہان امام بمعنی پیشوائے دین ہی نہ بمعنی خلیفہ او رابو یوسف اور امام محمد شاگرد ابی حنیفہ
کے ہین اصول انکی اوستاد کے موافق ہین فروع مین اختلاف ہی او رعقاید چارون امام کے
ایک ہین مسئلہ جو کوئی ایک مجتہد کا طریقہ چھوڑ کر دوسریکے طریقہ مین آئے اگر عالم ہی تو خیر
اور نہین تو گنہگار او رگمراہ بدعتی ہی ایک دو مسئلہ مین بنظر ضرورت پیروی دوسرے امام کی
جایز ہی اور فرق نیت کا ہی کہ عالم کوئی دلیل قوی دوسریکے مذہب کی حقیقت پر پاکر
مایل ہوا ہوگا اور جاہل فقط ہوائے نفس اور خطرہ اندازی شیطان سے مسئلہ جس امام کا
مذہب اختیار کرے اوسے حق اور صواب محتمل خطا اور دوسریکو خطا محتمل صواب سمجھے
کذا فی الاشباہ والنظایر لیکن شاہ عبد العزیز دہلوی فرماتے ہین کہ یہہ تعصب ہی اور حق
دایر ہی درمیان چارون کے واللہ اعلم مسئلہ مجتہد خطا بھی کرتا ہی استخراج مسایل مین
مگر اوسکی خطا معاف ہی بلکہ باعث ثواب کیونکہ للہ نفع مسلمانونکے واسطے کوشش
کرتا ہی ف تفصیل انبیا اور کتب اور ملائکہ وغیرہم سب انبیا سے ہمارے حضرت افضل
ہین انکے بعد حضرت ابراہیم موسی عیسی نوح اسحق یعقوب ادریس یوسف
اسمعیل یونس علیہم السلام اور آدم ابو البشر ہین اور حضرت کے صحابہ مین چارون

خلیفہ پھر باقی عشرہ مبشرہ پھر شہداء بدر پھر انصار اور اولاد مین حضرت جناب حسنین
بی بیونمین حضرت خدیجہ پھر حضرت عائشہ بیٹیونمین حضرت فاطمہ غلامونمین بلال شہرونمین
مدینہ پھر مکہ پھر بصرہ پھر کوفہ پھر مصر اور تواریخ مدینہ مین مرقوم ہے کہ مقام تربت مطہر افضل ہے
کعبہ سے بلکہ عرش سے اور کعبہ افضل باقی شہر مدینہ سے اور باقی مدینہ مکہ سے اور فرشتونمین
چار معزز ہین اسرافیل جبرئیل میکائیل عزرائیل اور تفضیل اسرافیل و جبرئیل مین اختلاف
ہے تفسیر عزیزی مین تفضیل اسرافیل کی ثابت کی ہے کتابونمین فرقان پھر توریت پھر
انجیل پھر زبور اسکے بعد اور صحیفے چار فرشتے کہ سابق ذکر ہوے پیغمبر ہین اور عقاید اہل سنت
مین لکھا ہے کہ انسان کے نبی انبیاء ملائکہ سے افضل ہین اور ایسے اولیاء سے اور وہ
باقی ملائکہ سے اور عوام ملائکہ عوام آدمیونسے اور ملائکہ جو جنگ بدر مین حضرت کے ساتھ
لڑے ہین اور فرشتونسے ممتاز ہین واللہ اعلم بالصواب باب دوسرا اسمین کئی
فصلین ہین فصل بیان اقسام عبادات مین جان کہ عبادات کی چار قسم ہین ایک فرض
کہ جسکا منکر کافر ہے اور ترک کرنیوالا عذاب کے لایق دوسرا واجب جسکا منکر کافر
نہین مگر چھوڑنے والا مستحق عذاب ہے تیسری سنت جسکا منکر کافر نہین اگر عدم تحقیق
کے سبب ہوا اور بعد تحقیق کے البتہ کافر ہوتا ہے اور ترک کرنیوالا سزا اور ملامت
و عتاب کے چوتھی نفل کہ اوسکا منکر کافر نہین اور نکرنیوالا بھی لایق عذاب و ملامت کے
نہین مگر کرنیوالے کو ثواب ہے اور حکم حرام کا مانند فرض کے اور مکروہ کا مثل واجب
کے انکار اور عمل مین ہے فصل بیان طہارت مین جان کہ فرض وضو مین دہونا
مونہہ کا پیشانی کے بالون سے ٹھڈی کے نیچے تک اور ایک کانکی لو سے دوسرے
کانکی لو تک اور دونون ہاتھونکا دہونا کہنیون تک اور پاؤنکا ٹخنون تک اور مسح
چوتھائی سرکا اور ڈاڑہی کا مسئلہ وضو مین بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام
قبل وضو کے کہنا اور دونون ہاتھونکا دھونا پہونچون تک اور مسواک کرنا اور کلی کرنا اور

سر ذکر کا اگر فرج مین یا دبر مین غایب ہوجاے دونو پر غسل فرض ہوتا ہے اگرچہ انزال نہو مگر
چار پاۓ اور مردیکی جماع سے اور شغل ران یا ناف سے بے انزال غسل فرض نہین
ہے مسئلہ نکلنے ودی اور مذی سے اور احتلام سے کہ جسمین تری نپائی جاۓ غسل
فرض نہین ہے مسئلہ غسل جمعہ اور عیدین اور احرام حج اور روز عرفہ کا سنت ہے مسئلہ غسل
مردیکا اور اوس جنب کا کہ اسلام لایا ہو واجب ہے لیکن اگر ناپاک نہو مستحب ہے
مسئلہ وضو درست ہے آب باران اور چشمے اور دریا سے اگرچہ نزدیک رہنے
سے یا کسی پاک چیز کے ملنے سے کوئی صفت اوسکی تین صفتون سے متغیر ہوئی ہو
وہ تین صفتین مزہ اور بو اور رنگ ہے لیکن اوس پانی سے کہ پتون کے پڑنے سے
متغیر ہوا ہو یا کوئی چیز اوسمین پکائی ہو یا وہ پانی کہ درخت یا میوے نچوڑا ہو یا کوئی چیز
ملانے سے وصفتین اوسکی خراب ہوجائین یا وہ پانی کہ بھتا نہوا اور وہ دروہ یعنے
مکسّر سو گز سے کم ہو اور نجاست اوسمین پڑی ہو وضو رواہین ہے مگر جو سو گز ہو حکم جاری
کا رکھتا ہے مسئلہ پانی جاری سے وضو اور غسل درست ہے اگرچہ نجاست اوسمین پڑی
ہو مگر شرط ہے کہ اثر نجاست کا ظاہر نہو اور جاننا چاہئے کہ پانی جاری اوسکو کہتے
ہین کہ گھانس کو بہا لیجاۓ اور ہاتھ مین اوٹھانے سے زمین نظر نہ آئے مسئلہ جو خون
روان نرکھتا ہو اوس جانور کا مرنا پانی کو نجس نہین کرتا ہے جیسی مکھی اور پشہ اور
مچھلی اور مینڈک مسئلہ آب مستعمل وضو یا غسل کا بشرط نیت عبادت جب کسی جگہ
جمع ہوا امام اعظم کے نزدیک نجاست مغلظہ ہے اور ابی یوسف کے نزدیک نجاست
مخففہ ہے اور امام محمد کے نزدیک پاک ہے مگر پاک کرنیوالا نہین ہے اور فتویٰ اسی
پر ہے مسئلہ جب کوئی مرد جنب کوئے مین اوترا بشرطیکہ نجاست حقیقی سے پاک ہو
ابی حنیفہ کے نزدیک دونون ناپاک ہین اور امام محمد کے نزدیک دونو پاک اور ابو یوسف
کے نزدیک مرد ناپاک ہے اور پانی پاک مسئلہ پوست مردیکا آدمی اور سوئر

سے سوا کھانے سے پاک ہوجاتا ہے اور پکانے کی صورت یہہ ہے کہ دوا سے یا دھوپ
مین پوست کو سکھا کر پاک کرین اور جلد جانور مذبوح کی بید باغت طاہر ہے اور بال اور
ہڈی مردے کی پاک ہے فصل کوئے کی احکام مین پانی کوئے کا ناپاک ہوتا ہے نجاست کے
گرنے سے اگرچہ تھوڑی ہو مگر اونٹ یا بکری کی دو مینگنی یا کبوتر اور چڑیا کی بیٹ گرنے
سے ناپاک نہین ہوتا ہے ف امام اعظم کے نزدیک جانور حلال کے پیشاب کا پینا
کسیطرح درست نہین ہے اور امام ابو یوسف کہتے ہین کہ اگر کسی مریض کے واسطے حکیم
حاذق مسلمان دوا کرے تو روا ہے مسئلہ جو چوہا یا کوئی جانور اسکے مانند کوئے مین گرے
اور مرجاوے بیس ڈول میانہ نکالین اور جو کبوتر کے مانند ہو چالیس ڈول اور جو بلی کے مانند
ہو ساٹھہ ڈول اور جو بکری کے مانند ہو سب پانی نکالین اور جانور کے پھولنے یا گل جانے
یا بال گرجانے یا پیٹ پھٹ جانے سے بڑا ہو یا چھوٹا سب پانی کھینچنا چاہیئے مسئلہ
جو کوان کہ اوسکا سب پانی کھینچنا ممکن نہو دو سو سے تین سو تک ڈول نکالین مگر پہلے
جو چیز گر پڑی ہو اوسکا نکالنا چاہیئے نہین تو پاک نہوگا مسئلہ جو کوئے مین جانور
پھولا یا پھٹا پائین اور وقت گرنیکا معلوم نہین امام اعظم کے نزدیک تین رات دن کی
نماز پھر ادا کرین اور جو پھولا پھٹا نہو ایک رات دن کی اور کپڑے جو اوس پانی سے
تر ہوئے ہون دھوئین اور آٹا گوندھا ہوا پھینکدین اور صاحبین کے نزدیک
جب سے پائین یا گرنے کا وقت تحقیق ہو تب سے پانی نجس ہے اور فتوی اسی پر
ہے مسئلہ مٹی کے برتن کہ اونمین پانی ناپاک بھرا ہوا گر پرانی ہون کہ اونمین پانی جذب
نہین ہوتا ہے دھو ڈالین اور نئی توڑ ڈالین یا آگ مین جلا کر پاک کر لین مسئلہ
ہر جانور کا پسینا اوسکے جھوٹے کا حکم رکھتا ہے مسئلہ آدمی اور گھوڑے اور اس
جانور کا جھوٹا کہ گوشت اوسکا حلال ہے اور کتے اور چارپائے درندونکا جھوٹھا
ناپاک ہے مسئلہ بلی اور کوچہ گرد مرغیون اور اون پرندونکا جنکا گوشت کھانا نا

حرام ہی اور چوہے وغیرہ کا جھوٹھا مکروہ ہی مگر امام ابو یوسف کے نزدیک بلی کا جھوٹھا پاک ہی مسئلہ گدہے اور خچر کا جھوٹھا مشکوک ہی اگر اور پانی نہو اس سے وضو کرے تیمم بھی کرے مسئلہ اگر خرمے کے شیرے کے سوا پانی نہیں ہی اوسے وضو کرے اور تیمم ضرور نہیں مسئلہ جس جانور میں کہ خون روان نہو جیسی مکھی مکڑی بچھو چھپکلی ٹڈے پسو مچھر سانپ یا پیدائش اوسکی پانی کی ہو جیسی مچھلی سانپ مینڈک جوک جسنے خون نہ پیا ہو اوسکے مرجانے سے پانی نجس نہیں ہوتا اور بحری جیسے بگلا کہ اوسکو زغہ کہتے ہین چوہے کا حکم رکھتی ہی اور چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب پاک ہی اور دوا کے لئے کبوتر کی بیٹ کھانا مضائقہ نہین ہی اور پخال پرندگان حلال کے گرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا بخلاف بط اور مرغی کے کہ جو کوچہ گرد ہو واللہ اعلم فصل تیمم کی ذکر مین مسئلہ اگر پانی دور ہو ایک کوس اسطرف کے سوا کہ جسطرف جاتا ہی تیمم روا ہی اور جسطرف کہ جاتا ہی دو کوس دوری چاہئے اگر وضو کرنے سے بیماری کے زیادہ ہونے کا خوف یا درندے سے ہلاک ہونے کا یا بیمار ہوجانے کا اندیشہ ہو تو وضو کی عوض تیمم کرنا درست ہی اور حالت جنابت مین غسل کی عوض بھی تیمم کرے شہر مین ہو یا شہر کے باہر مسئلہ اگر کوئے تیر کھینچنے اور اسباب پانی نکالنے کا نپائے تیمم جایز ہی مسئلہ تیمم کرنیکی طرح یہہ ہی کہ دو بار ہاتھ زمین پاک پر مارے ایک بار منہہ پر ملے اور دوسرے بار ہاتھ مارکے دونو ہاتھ کہنیوں تک ملے اسطرح ملے کہ کہین ذرہ بھی چھوٹ نجائے اگر انگوٹھی پہنی ہو تو نکالکے تیمم کرے اور تیمم درست ہی اوس چیز سے کہ جنس زمین سے ہو جیسی خاک یا گرد اور تیمم مین نیت شرط ہی اور کافر کا تیمم السلام لانیکے واسطے درست نہین اور مرتد ہونے سے تیمم باقی نہین رہتا ہی اور جو ناقض وضو ہی وہ ناقض تیمم ہی اور پہنچنا پانی کا اور استعمال آب پر قادر ہونا بھی ناقض

تیمم کا ہی مسئلہ اگر امید پانی ملنے کی ہی تاخیر نماز مین درست ہی اور عیدین
اور جنازہ کی نماز کے فوت ہونے کی خوف سے باوجود پانی ملنے کے تیمم درست ہی
مگر ولی جنازہ کو جایز نہین اور نماز کی فوت ہوجانے کے اندیشے سے تیمم جایز نہین
اور جو اکثر بدن مجروح ہی تیمم کرے اور جو اکثر تندرست ہی زخمون پر مسح کرے اور باقی
دھووے **فصل** مسح موزہ پر مرد اور عورت کو درست ہی مسافر کو تین رات دن
اور مقیم کو ایک رات دن اور شگاف موزے کا تین انگلیون کے برابر مسح کو مانع ہی مسئلہ
جو چیز ناقض وضو ہی ناقض مسح ہی اور موزہ نکالنا اور مدت مسح کی گذرنا بھی ناقض ہی
اگر وضو موجود ہو فقط پاؤن دھووے مسئلہ اگر چمڑے کی جراب ہی یا صرف تلوون مین
نیچے تک چمڑا ہی اور باقی کپڑا اسپر بھی مسح روا ہی **فصل** حیض و نفاس کے
بیان مین حیض وہ خون ہی کہ جوان اور تندرست عورت کے رحم سے باہر آئے اور کمتر
مدت اوسکی تین رات دن ہین اور اکثر دس دن ہین ہمارے امام کے نزدیک واللہ
اعلم اگر اس مدت سے زیادہ یا کم ہو بیماری ہی اور رنگت حیض کی سیاہ سرخ زرد
سبز اور اسکے سوا اور بھی رنگ ہین مگر سپیدی خالص حیض نہین ہی مسئلہ نفاس
وہ خون ہی کہ لڑکے کے ہونے کے بعد ظاہر ہو اکثر اوسکی مدت چالیس دن اور کم کی کچھ
حد نہین کبھی ایک ساعت مین منقطع ہوتا ہی مسئلہ حیض و نفاس والیان نماز نہ پڑہین
اور روزہ نرکھین اور مسجد مین نجائین اور طواف کعبہ نہ بجالائین اور قرآن نہ پڑہین
اور بے غلاف نچھوین اور جماع سے نکئے جائین مگر روزہ قضا کرین نہ نماز اور مرد کو عورت
حایض کا چھونا ازار کے نیچے منع ہی مسئلہ اہل جنابت نماز اور قرآن نہ پڑہین اور
مصحف کو بے غلاف نچھوین مسجد مین نجائین طواف نکرین اور بے وضو چھونا
کلام اللہ کا اور نماز پڑھنا منع ہی مسئلہ اگر حیض دس روز مین تمام ہوا قبل
غسل کے جماع درست ہی اور جو کم دس روز سے ہوا ہی جب تک غسل نکرے جماع

درست نہین ہی لیکن جب اس قدر وقت گذر جاوے کہ جسمین غسل اور نیت نماز
کی کرسکے بے غسل کے بھی درست ہی مسئلہ کمتر پاکی دو حیض کے درمیان
پندرہ رات دن ہین اور زیادہ کی حد نہین مسئلہ خون استحاضہ ناک کے خون کا
حکم رکھتا ہی کسی چیز کو مانع نہین لیکن ہر نماز کے وقت وضو تازہ کرے جیسا سب
معذورونکا حکم ہی کہ کوئی وقت اونکا بے عذر نہین گذرتا فصل بیان طریق طہارت
مین مسئلہ کپڑا اور بدن پاک ہوتا ہی پانی سے اور اوس چیز سے جو دور کرنیوالی
نجاست کی ہو جیسے سرکہ اور گلاب اور درخت اور میوونکا پانی مسئلہ جوتا اور
موزہ ناپاک ملنے اور رگڑنے سے پاک ہوجاتا ہی اگر نجاست جرم رکھتی ہی اور
جو تندار نہین ہی دھونا چاہیے مسئلہ تلوار اور چھری اور آئینہ بھی ملنے سے پاک
ہوتا ہی اور زمین ناپاک خشک ہونے سے پاک ہوتی ہی بشرطیکہ نشان نجاست
کا نہ ہے نماز اوسپر درست ہی اور تیمم درست نہین مسئلہ خون اور شراب اور گوبر
اور لید اور کوچہ گردہ غیرونکی بیٹ اور حرام جانورونکا پیشاب نجاست مغلظہ ہی اور
درم شرعی کی مقدار کہ کف دست کے برابر ہی معاف ہی نماز کو مانع نہین اسیطرح
حلال جانورونکا پیشاب اور حرام پرندونکی بیٹ نجاست مخففہ ہی ایک بالشت
عرض طول مین اگرچہ ہی تو نماز جایز ہی مگر دھونا بھی مسنون ہی اور جو نجاست کہ اس
مقدار سے زیادہ ہو اوسکا دھونا فرض ہی مسئلہ امام محمد اور امام ابی یوسف کے نزدیک
گوبر نجاست مخففہ ہی اور امام زفر کہتے ہین کہ جسکا گوشت حلال ہی گوبر اوسکا نجاست
مخففہ ہی والا مغلظہ واللہ اعلم مسئلہ جو نجاست دیکھنے مین آتی ہی یہانتک
دھوے کہ دور ہو جاوے اگرچہ اثر نجاست اور غیرہ دیکھے گئی جیسے پیشاب وغیرہ تین بار
دھونے اور نچوڑنے سے پاک ہوتی ہی مسئلہ خون مچھلی کا پاک ہی اور خچر اور گدھے
کا لعاب دہن مشکوک پاک کو ناپاک نہین کرتا اور چھینٹین پیشاب کی سر سوزن کے

مانند حقو ہین اور گوبر وغیرہ کی راکھ اور جو گدہا کان نمک مین گر کر نمک ہو گیا ہو پاک
ہین مسئلہ دہرے کپڑے پر کہ استر اوسکا ناپاک ہے اگر سیا نہو نماز پڑہے
اور جو فرش کہ ایک طرف ناپاک ہے جس طرف پاک ہے اوسپر نماز پڑہے بشرطیکہ
ایسا ہو کہ ایک جانب ہلانے سے دوسرے جانب نہ ہلے مسئلہ جو کپڑا نچوڑا
ہوا اور گوبر کی لیسی ہوئی خشک زمین پر رکہے مضایقہ نہین اور کپڑا پاک کہ سمین
ناپاک کپڑے کی طراوت ظاہر ہو بشرطیکہ نچوڑنے سے نہ ٹپکے پاک ہے مسئلہ غلے
کا ڈہیر تقسیم سے پاک ہو جاتا ہے اور جو نجاست کی جگہہ بہول جائے جسطرف
گمان آوے دہو ڈالے مسئلہ جو چیز کہ اوسکا نچوڑنا مشکل ہو تین بار دہو ڈالے اور ہر بار
خشک کرے اتنا کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جاوے مسئلہ مٹی اور پتہر اور اینٹ
سے استنجا سنت ہے اور پانی افضل ہے احتیاطا مگر گنتی ڈہیلو کی سنت نہین
مسئلہ اگر نجاست مخرج کی سوا درم سے زیادہ ہو دہونا واجب ہے اور امام محمد کے
نزدیک اگر مخرج بہی زیادہ درم سے ہو دہونا واجب ہے فصل نماز کے بیان مین
فجر کا وقت صبح صادق سے جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے اور ظہر کا وقت دو
پہر ڈہلے سے جبتک کہ سایہ ہر چیز کا دونا ہو سایہ اصلی کے سوا اور عصر کا وقت
آخر وقت ظہر سے غروب آفتاب تک اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق
تک اور عشا کا وقت غروب شفق سے ہے جبتک صبح صادق نہو مگر آدہی رات کے بعد
مکروہ ہے کذا فی الہدایہ اور وتر کا وقت عشا کے بعد فجر تک ہے مسئلہ نماز اور سجدہ تلاوت
اور نماز جنازہ طلوع اور غروب آفتاب کے وقت اور ٹہیک دوپہر کے وقت منع ہے
مگر عصر اوسی دنکی غروب کے وقت درست ہے اور بعد طلوع صبح صادق فجر کی سنت کے
سوا اور نماز منع ہے اور نفل نماز فجر اور عصر کے بعد ممنوع ہے مگر نماز قضا اور سجدہ تلاوت
اور نماز جنازہ ادا کرے اور امام اعظم کے نزدیک قبل مغرب اور خطبہ جمعہ کے وقت بہی

نماز منع ہی مسئلہ نیت نماز اور تن اور کپڑے اور جگہہ کا پاک ہونا اور ستر عورت اور مونھہ کرنا قبلہ کی طرف فرض ہی عورت اوس بدن کو کہتے ہین کہ چھپانا اوسکا مرد اور عورت کو واجب ہی اسیواسطے نسوان کو عورات کہتے ہین کہ اونکا بھی چھپانا نامحرم مونسے واجب ہی مونہہ اور ہاتھہ اور پاؤن کے سوا گٹھنو تک مسئلہ جاننا چاہئے کہ مرد کا ستر ناف کے نیچے سے زانو تک ہی اور ستر زن تمام بدن الخ بیروںکے سوا کہ مسئلہ سابق مین جنکا ذکر ہوا مسئلہ اگر کسی کو کپڑا کچھہ میسر نہین ہی اور ننگا مادر زاد ہی چوتڑون پر بیٹھہ کے اشارے سے نماز پڑھے مسئلہ شروع نماز مین اللہ اکبر کہنا اور کھڑا ہونا اور قرآن بقدر آسانی پڑہنا اور رکوع اور سجدہ اور بیٹھنا آخر نماز کا اور قصداً نماز سے نکلنا فرض ہی مسئلہ پڑہنا سورۂ فاتحہ کا اور ملانا دوسری سورت کا اور فرض کی پہلی دو رکعتون مین قراءت مقرر کرنا اور ترتیب افعال مکرر مین کیونکہ ترتیب افعال غیر مکرر مین فرض ہی اور سب ارکان کا برابر کرنا اور جلدی نکرنا اور قعدہ پہلا یعنی دو رکعت کے بعد چار گانے نماز مین بیٹھنا اور التحیات قعدہ اوّل اور آخر مین پڑھنا اور لفظ سلام سے نماز تمام کرنا واجب ہی مسئلہ تکبیر تحریمہ کے واسطے ہاتھہ اوٹھانا اور انگلیون کا کشادہ رکھنا اور تکبیر کا بلند کہنا امام کو اور سبحانک اللہم اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ کا آہستہ کہنا پہلی رکعتین الحمد سے پہلے اور آخر کو آمین آہستہ کہنا ہر رکعت مین اور مردونکو ناف کے نیچے اور عورتونکو سینہ پر سیدہا ہاتہہ اولٹے ہاتھہ پر رکہنا اور رکوع اور سجود کی تکبیر اور سجدہ اور رکوع مین تین بار تسبیح کہنا اور زانو پکڑنا اور انگلیا کہول کر رکوع مین اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دو سجدو نمین بیٹھنا اور دونون ہاتھہ برابر کانونکے سجدیمین رکہنا اور امام کا سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنا اوٹھنے کے وقت رکوع سے اور جو تنہا نماز پڑھتا ہو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد دونون کہنا اور درود

ساتھ اور قاری کی ناخوانندہ کے اور لباس والیکی ننگے کے اور بغیر اشارہ والیکی
اشارہ والیکے اور فرض والیکی نفل والیکے اور ایک فرض والیکی دوسرے فرض
والیکے ساتھ اقتدا درست نہین مسئلہ پہلی صف مردونکی کہڑی ہو بعد اوسکے
لڑکونکی بعد اوسکے خنثے بعد اوسکے عورتونکی مسئلہ اگر نماز مین وضو ٹوٹ جاے
وضو کرے اور نماز تمام کرے جو کوئی حرکت مفسد نماز کی نہین کی ہے اور سرنو سے
پڑہنا بہتر ہے اور اگر امام کا وضو ٹوٹ جاے مقتدی کو خلیفہ کرکے وضو کرنے
جاے مسئلہ بات کرنا اور دعا آدمی کے کلام کے مشابہ اگر سہو سے یا نیند مین
ہو اور سلام قصداً اور جواب سلام کا ہر طرح اور نالہ اور آہ آہ کرنا اور رونا درد کے
آواز سے اور بے عذر کھانسنا اور جواب چھینک کا دینا اور امام کے سوا غیر کو لقمہ
دینا اور مصحف دیکھ کے پڑھنا اور سجدہ نجاست پر کرنا اور کھانا اور پینا اور نماز پڑہنے
والیکے نزدیک جو عمل کثیر ہے اوسکا کرنا یے سب نماز کو فاسد کرتے ہین مگر دوزخ
اور بہشت کی ذکر سے رونا اور عمل قلیل فاسد نہین کرتا ہے اور اتنے دور سے
جہان تک سب سر اوٹھاے مصلی کے نگاہ پڑے نماز کے آگے سے نکلنا گناہ
ہے مسئلہ سر یا کاندہے سے کپڑا لٹکانا نماز مین مکروہ ہے اور خاک بھرنیکے خوف
سے کپڑا اوٹھانا اور کپڑے یا بدنسے مشغلہ کرنا اور بال سر سے باندہنا اور انگلیان
چٹخانا اور گردن پھیر کے ہر طرف دیکھنا اور کنکر سجدہ کی جگہہ سے دور کرنا نماز مین
مکروہ ہے مگر ایک بار مضایقہ نہین اور کمر پر ہاتھ رکھنا اور انگڑائی لینا اور طاق مسجد
مین امام کا کھڑا ہونا تنہا یا امام کا کھڑا ہونا نیچے اور مقتدیکا دوکان پر اور ہاتھ بچھانا
زمین پر اور بے عذر چار زانو بیٹھنا اور جوتڑونپر بیٹھنا زانو کھڑے کرکے اور جس صفمین جگہہ ہو
اوسکے پیچھے کہڑا ہونا اور جاندار کی تصویر کا سامنے یا داہنے یا بائین یا سر پر ہونا
اور ننگے سر رہنا سستی سے اور تصرفی کپڑونسے نماز پڑہنا اور پیشانی سے خاک

دور کرنا اور آسمان کیطرف دیکھنا پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیات کا شمار کرنا
بھی مکروہ ہین مسئلہ بول اور براز اور جماع مسجد کی چھت پر مکروہ ہے اور مسجد کا
دروازہ بند کرنا بھی مکروہ ہے مسئلہ چونے اور رنگون اور سونے کے پانی سے مسجد کی
نقش کرنا مکروہ نہیں اور مسجد مین کھڑے ہوکر محراب مین سجدہ کرنا اور بات
کرنیوالے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر تصویر نظر نہ آئے یا بے سر کے ہو یا سانپ
یا بچھو کو مارے مکروہ نہین واللہ اعلم مسئلہ تین رکعت نماز وتر کی ایک
سلام سے واجب ہے اور ہر رکعت مین الحمد اور سورہ پڑھے اور تیسری مین رکوع
سے پہلے امام اور مقتدی دونون قنوت پڑھین اور اگر یاد نہو رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا
حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی آخر تک تین بار پڑھے
کذا فی درر غرر مسئلہ دو رکعت نماز فجر کے پہلے اور چار ظہر کے پہلے اور دو اسکے
بعد اور چار قبل جمعہ اور چار بعد فرض جمعہ اور دو رکعت اس چار کے بعد اور دو رکعت مغرب
اور عشا کے بعد امام ابو یوسف کے نزدیک سنت موکدہ ہین مسئلہ چار رکعتین عشا اور عصر کے
پہلے اور رکعتین عشا کے بعد مستحب ہین مسئلہ نفل دنکو چار سے زیادہ ایک سلام کے
ساتھہ جایز نہین اور راتکو آٹھہ رکعت سے زیادہ درست نہین اور باوجود طاقت قیام
کے نفل بیٹھہ کر پڑھنا درست ہے مسئلہ فتاوی جامع المتفرقات مین لکھا ہے کہ متبرک دنون
اور راتون مین نماز نفل کی بجماعت پڑھنا جایز ہے اور دن متبرک جیسے روز عاشورہ روز عید
الضحی روز عید الفطر اور راتین متبرک انھین دونکی رات اور اسکے سوا جن راتونکی بزرگی
حدیث سے ثابت ہے جیسی شب برات وغیرہ مگر نماز عیدین کے بعد اسی جگہہ نفل پڑھنا
مکروہ ہے مسئلہ رمضان المبارک مین عشا کی سنت اور وتر کے درمیان تراویح بیس رکعت
بجماعت پڑھنا ایک ختم قرآن کے ساتھہ سنت موکدہ ہے مسئلہ اگر ایک رکعت ظہر کی
پڑھی اور تکبیر جماعت شروع ہوئی ایک رکعت اور ملاکر دوگانہ تمام کرے اور شریک

جماعت ہوا اور اگر تین رکعتین پڑھی ہین چوتھی پڑھ کر بہ نیت نفل اقتدا کرے مسئلہ اگر ایک
رکعت فجر کی یا مغرب کی پڑھی ہے تو ترک شامل جماعت ہو مسئلہ اذان سنکر مسجد سے
نکلنا مکروہ ہے مگر جو دوسری مسجد کا امام ہو اسے مکروہ نہین ہے مسئلہ نماز وقتی اور فائیتہ
مین اور باہم سب فائیتہ مین ترتیب فرض ہے اور وقت کی تنگی سے اور نسیان اور کثرت
فوائیت سے یعنے چھہ نمازون کے فوت ہونے سے ترتیب ساقط ہوتی ہے مسئلہ
اگر ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ وقتکی نماز فوت ہوئی اور یاد نہیں اور نماز وقتی پڑھی
چھہ وقتکی نماز پڑہنے تک سب فاسد ہین اگر اسکے بعد نماز فائیتہ پڑھیگا فساد سب کا
جاتا رہیگا اور جبتک نماز فوتی نہ پڑھیگا سب فاسد رہینگے اور جب ساتوین نماز کا وقت
شروع ہوا ترتیب ساقط ہو جائیگی اور اگر صاحب ترتیب کو نماز فوتی یاد ہو تو ور
فقط نماز وقتی پڑھے روا نہین اور اگر وقت بہت تنگ ہے مضایقہ نہین مسئلہ اگر
واجبات نماز سے کسی واجب کو بہول کر چھوڑ دے یا مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کرے
یا کچہ تغیر کرے یا کسی فرض مقدم کو موخر یا موخر کو مقدم کرے سجدہ سہو کرنا واجب ہے
ایکطرف سلام پھیرنیکے بعد سجدہ کرے اکیلا ہو یا امام اور امام کے سہو سے مقتدی
اور مسبوق پر سجدہ سہو کا واجب آتا ہے مگر مقتدی کے سہو سے واجب نہین نہ امام پر
نہ مقتدی پر اور مسبوق پر اپنے سہو سے سجدہ آتا ہے **ف** مسبوق اوسکو کہتے
ہین کہ امام سے ایک رکعت یا زیادہ پڑھی ہون اوسکے بعد وہ آکر ملے اور وہ اپنے
باقی نماز مین منفرد کا یعنے اکیلے نماز پڑہنے والیکا حکم رکھتا ہے مگر چار باتو نمین ایک
یہہ کہ منفرد کے پیچھے نماز درست ہے اور مسبوق کے پیچھے درست نہین دوسری یہہ کہ
اگر مسبوق نے تکبیر تحریمہ کہی جو نماز کہ امام ساتھ پڑھی ہے باطل ہو جائیگی تیسری یہہ
کہ مسبوق پر سجدہ سہو کا سہو امام سے واجب ہے چوتھی تکبیر تشریق مسبوق پر
واجب ہے نہ منفرد پر اور تکبیر تشریق یہہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ

بعد وجوب ترک اوسکا مورث قساوت قلب ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو
کوئی چھوڑے تین جمعہ سستی سے مہر کرتا ہی اللہ تعالی اسکے دل پر اور جمعکی ادا
کے شرطین چھہ ہین کہ شہر ہوا ور مسجد جامع اور پادشاہ او ظہر کا وقت اور خطبہ اور
جماعت اگرچہ تین مقتدی ہوں اور اذن عام دخول مسجد کا مسئلہ اگر کسی نے بے ان
شرطونکے جمعہ پڑہا اسکے فرض فرض مین محسوب ہوگا مسئلہ نماز جمعہ کی ایک شہر مین کئی جگہہ
درست ہی جیساکہ فتاوی برہنہ مین مکارمی اور کافی اور کنز الدقائق سے نقل کئی ہی لیکن
احتیاطاً چار رکعتین بہ نیت آخر ظہر اور دو رکعت بہ نیت سنت الوقت پڑہے جیساکہ شیخ
عبدالحق محدث دہلوی نے اپنے بعضے تصنیفات مین لکہا ہی مسئلہ جو معذور نہو اور
جمعہ سے پہلے ظہر پڑہے مکروہ ہی اور اگر کوئی شخص ظہر پڑہنے کے بعد جمعہ کے لئے
سعی کرے ظہر باطل ہوتی ہی مسئلہ اگر معذور یا قیدی شہر مین جمعہ کو جماعت سے
ظہر پڑہے مکروہ ہی مسئلہ جسوقت خطبہ شروع ہو کوئی نماز نہ پڑہے کہ خطبہ سنا
واجب ہی مسئلہ نماز عیدین کی اسپر واجب ہی جسپر جمعہ واجب ہی اور شرطین
عیدین اور جمعہ کی ایک ہین مگر خطبہ عیدین کا نماز کے بعد ہی اور جمعہ کا نماز کے قبل اور
نماز نفل کی عیدین کی نماز سے پہلے مکروہ ہی اور عیدین کی نماز کا وقت طلوع آفتاب
سے زوال تک ہی اور عیدین کی چھہ تکبیرین ہین تین ثنا کے بعد اور تین دوسری رکعت
مین رکوع سے پہلے مسئلہ نماز عید فطر کی عذر سے دوسرے روز تک اور عید ضحی کی
تیسرے روز تک درست ہی اور تشریق کی تکبیرین امام کے ساتھ عرفے سے
تیرہوین کے عصر تک ہر فرض کے بعد ہین مسئلہ جس روز سورج گہن ہو دو رکعت
نماز پڑہے اگر امام نہو اکیلا پڑہے اور چاند گہن کی نماز اکیلا پڑہے اور جب تک
گہن موقوف ہو استغفار پڑہے مسئلہ اگر برسات مین مینہہ نہ برسے دو رکعت
تنہا پڑہے اور استغفار کرے مگر اسوقت نماز پڑہنے کی جگہہ کافر حاضر نہو اور

جماعت بھی درست ہے مسئلہ اگر دشمن یا درندیکا بہت خوف ہو دو گروہ ہوون
ایک گروہ نماز پڑہے اور دوسرا لڑے اگر مقیم ہوون دو رکعت اور اگر مسافر ہوون ایک
رکعت اسکے بعد دوسرا گروہ آئے اور بقیہ جماعت جاکر لڑے اور تمام ہونیکے
بعد امام سلام کہے اور جسکی نماز باقی ہو تنہا پڑہے اور مغرب کی نماز میں پہلا گروہ
دو رکعت پڑہے اگر خوف زیادہ ہو اور سوار رہے اترنا مشکل ہو سوار اشارہ سے تنہا
نماز پڑہے جسطرف کہ مونہہ کرسکے پڑہ سکے مگر ان سب طریقوں میں دشمن کا
حاضر ہونا ضرور ہے فصل میت کے احکام میں جب مریض قریب مرگ ہو
اوسکا مونہہ قبلہ کیطرف کریں اور داہنے کروٹ لٹائیں اور کلمہ شہادت تلقین کریں اور
مرنیکے بعد ٹھوڑھی باندہیں اور آنکہیں بند کریں اور غسل کے واسطے تختہ پر خوشبو
ملیں اور منہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے وضو کرواکے گرم یا سرد پانی
سے جیسا کہ مشہور ہے غسل دیں مسئلہ مسنون کفن مردونکا ازار اور لفافہ
اور پیراہن ہے اور کفایہ فقط ازار اور لفافہ کہ سر سے قدم تک ہو اور مسنون کفن عورتونکا
ازار لفافہ پیراہن دامنی سینہ بند اور کفایہ فقط ازار اور لفافہ اور پیراہن اور کفن ضروری
مرد اور عورتونکا جو میسر ہو مسئلہ جس میت کی ذمہ کچھ روزے اور نماز باقی ہو علمانے
اسکے ادا کیواسطے حیلا نکالا ہے کہ میت کی عمر کا حساب کرکے نو سال عورت کی عمر
سے اور بارہ برس مرد کی سن سے نکال کر جتنے باقی رہیں ہر سال کے روزے
اور نماز کا فدیہ دو سو من اکبری گیہون حساب کرکے جمع کریں اسکے بعد ولی میت
کا قرآن اوسکے اجازت سے لیکر کسی فقیر کے ہاتھہ والی میت کی طرف سے یوں بیع
سلم کریں کہ یہ قرآن ہمنے تیرے ہاتھہ اسقدر گیہون سے بہتر بیچے ہونیکے عوض
ایک مہینے کے وعدہ پر بیچا وہ گیہون ایک مہینے کے بعد فلانی جگہہ پہنچا دینا اور وہ
فقیر قبول کرلے پہر بیع کی منعقد ہونے اور مجلس بدل لینے کے بعد اوسی فقیر کو بلا کر

کہین کہ اسقدر ہمارے گیہوں جو تیرے ذمے واجب الادا ہین ہمنے فلانے موتے
کی اتنے سالکی نماز اور روزیکے فدیہ مین تجہے بخشی اور اس سے قبول کروالین اور
وہ اپنی خوشی سے قبول کرے مسئلہ جنازیکی نماز فرض کفایہ ہے اور اسکی شرط
میت کا اسلام اور طہارت ہے اور میت کا ولی جسکو چاہے نماز کی اجازت دے
مسئلہ اگر کسی غیر نے میت کی نماز پڑہی ولی چاہے پہر پڑہے اور نماز قبر پر بھی
جایز ہے جب تک کہ مردہ کا جسم ریزہ ریزہ نہو مسئلہ تکبیرین نماز جنازہ کی چار ہیں
پہلی مین ثنا دوسری مین درود تیسری مین مغفرت کی دعا چوتھی مین سلام اور دعا مغفرت
یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا
وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ
تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور اگر عورت ہو ضمیر ہا کی پڑہے اور اگر جنازہ لڑکے
کا ہے دعا کے عوض اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ
لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا پڑہے اور اگر لڑکی ہو اجعلہ کی جگہہ اجعلہا اور شافعاً او مشفعاً
کی جگہہ شافعۃً مشفعۃً پڑہے مسئلہ اگر کسی نے امام کے ساتھہ کوئی تکبیر نہیں پائی
جب امام پڑہ چکے قضا کرلے اور میت کے سینہ کے برابر امام کہڑا ہو اور جنازیکی نماز
مسجد مین مکروہ ہے مسئلہ جنازیکو جلد لے چلین مگر دوڑنا نچاہیے اور لوگ جنازیکے
پیچہے چلین اور جنازہ رکہنے سے پہلے نہ بیٹہین مسئلہ پکی اینٹ اور لکڑی کا قبر مین
رکہنا مکروہ ہے مگر کچی اینٹ کا رکھنا مستحب ہے مسئلہ بغلی قبر سنت ہے سیدہی نچاہیے
مگر جس جگہہ کی زمین نرم ہو سیدہی بہی جایز ہے اور اسیواسطے مع تابوت بہی درست
ہے مسئلہ کہڑے آدمی کے سینہ تک قبر گہری ہو اور زیادہ اس سے افضل ہے اور قبر کا
عرض آدہے قد کے برابر چاہیے اور تعزیت تین دن سے زیادہ نہین ہے اور قبر سے
مردہ کا نکالنا روا نہین ہے لیکن اگر غصب کی زمین ہو یا پانی مین قبر ڈوب جاسکے

مضائقہ نہین اور باقی اسکے احکام مشہور ہین مسئلہ شہید وہ ہے کہ مسلمان مرد
ہو یا عورت جنابت اور حیض اور نفاس سے پاک اور بالغ ہو اور ظلم سے مارا گیا ہو
قصاص اور حد سے قتل نہوا ہو اور اسکے قتل سے قاتل پر دیت نہین واجب
ہوا ور اس مقتول نے قتل ہونے کے بعد دنیا کے کامون سے کوئی کام نکیا ہو اور
معرکہ سے اوسکو زندہ نہ اٹھا لائے ہون مسئلہ شہید کا حکم یہ ہے کہ کپڑے جو کہ
سوا اوسکے پہنے ہوا تار لین اور نماز پڑھ کے خون آلودہ بے غسل دفن کرین مسئلہ
لڑکا اور جنب اور حائض اور نفسا اور جسکا قاتل معلوم نہو یا قصاص اور حد سے مارا گیا
ہو یا قتل کے بعد کوئی کام کیا ہو یا وصیت کی ان سبکو غسل دینا چاہئے اور جو شخص
کہ باغی ہونے یا قزاقی کرنے سے مارا گیا ہو اوسکو غسل دین مگر نماز نہ پڑھین مسئلہ
خانہ کعبہ مین نماز درست ہے اگرچہ مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کیطرف ہو لیکن اگر مقتدی
کی پیٹھ امام کے موکھہ کیطرف ہو درست نہین اور کعبہ کی چھت پر نماز مکروہ ہے
فصل زکوۃ کے حکم مین ہر عاقل بالغ مسلمان آزاد پر جو مالک نصاب کا ہو اور
ملک کامل رکھتا ہو اوس مال مین کہ رہنے کے گھر اور اسباب ضروریات اور غلام
اور ہتھیار مستعمل اور سواری ضروری اور کسب والونکی اوزار اور عالم کی کتابین اور آدمی
کے قرض سے فاضل ہو اور سال اوسپر گذرا ہو اور مال زیادہ ہونے والا ہو اگرچہ تقدیری
ہو اوسپر زکوۃ فرض ہے حقیقت مین زیادتی مال کی توالد اور تناسل سے ہے یا تجارت
سے اور زیادتی سونے اور چاندی کی تقدیری ہے مسئلہ زکاۃ بے نیت ادا
نہین ہوتی مگر جس وقت کہ سب مال صدقہ کرے اور پانچ اونٹونمین اور تیس گاؤنمین
اور چالیس بکریون مین زکاۃ دینا چاہئے بشرطیکہ چرنے کے سوا اور کام مین نہون مسئلہ
پانچ اونٹونمین ایک بکری اور پچیس مین برس دنکا اونٹ کا بچہ اور دوسرے سال مین
چھتیس مین دو برس کا بچہ تیسرے سال مین اگر چھیالیس ہون تین برس کا بچہ اور ایکسٹھ مین

مین چار برسکا اور چہتر مین دو بچے دو دو برس کے اور اٹہترے مین ایک سو بیس تک
دو بچے تین برس کے اوسکے بعد جو زیادہ ہون ہر پانچ مین ایک بکری اور جسوقت ایک سو
پینتالیس کو پہنچے دو بچے تین سال کے اور ایک ایک سال کا اور ایک سو پچاس
مین تین بچے تین سال کے اسکے بعد جو زیادہ ہو ہر پانچ مین ایک بکری اور جسوقت
ایک سو پچہتر کو پہنچے تین برس کے بچہ اور ایک ایک برسکا ایک سو چہیاسی مین
ایک تین برس کا اور ایک دو برس کا اور ایک سو چہیانوے مین دو سو تک چار برس کا
دے اسیطرح ہمیشہ حساب کرتا رہے جیساکہ ایک سو پچاس کے بعد شروع کیا ہے
مسئلہ تیس گاؤ مین ایک بچہ ایک برسکا اور چالیس مین دو برسکا حساب سے
زکوٰۃ دے اگر بچہ ہم نہ پہنچے قیمت دے مسئلہ چالیس بکریونمین ایک سو بیس تک
ایک بکری زکاۃ مین دے اوسکے بعد دو بکریان ہین دو سو تک اوسکے بعد ہر سیکڑے
مین ایک بکری زیادہ کرتا رہے مسئلہ کام والے جانورون مین اور بوجہہ والے
والے اور گہر کے چارا کہانے والونمین زکاۃ نہین ہے مسئلہ جو سال کے اندر نصاب
کی قسم سے زیادہ ہو نصاب مین شمار کرین اور دونکی زکوٰۃ دین مسئلہ بہیڑ بکری کا حکم
رکہتی ہے اور جو بکری کہ زکوٰۃ مین دے یکسالہ سے کم نہ ہو نہ بہت موٹی ہو نہ بہت
دُبلی مسئلہ گہوڑون اور خچرون اور گدہون مین زکوٰۃ نہین اور بقول امام ابو حنیفہ
گہوڑے نر اور مادہ مین اگر باہر چرتے ہین فی رأس ایک دینار دے یا قیمت کرے
اور دو سو درم سے پانچ درم دے اونٹ اور گاے اور بکری کے بچون مین زکاۃ نہین
مگر امام شافعی اور امام ابو یوسف کے نزدیک زکوٰۃ ہے مسئلہ چاندی کی نصاب دو سو
درم ہے سال گذرنے کے بعد پانچ درم زکوٰۃ دے اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے
آدہا دینار زکوٰۃ دے اور چاندی اور سونے بے بنے ہوئے اور زیور اور برتنونمین اسی
حساب سے زکوٰۃ دے اور دو سو درم اور بیس دینار سے جو زیادہ ہو زکوٰۃ نہین مگر

جبکہ درم چالیس کو اور دینار چار سو کو پہنچے درمونمین ایکدرم اور دینارونمین دو قیراط
دے ف قیراط پانچ جو کا شرع مین ہوتا ہے اور درم چودہ قیراط کا اور دینار بیس قیراط
کا ہوتا ہے مسئلہ درم اور دینار کھوٹے کہ جسمین چاندی اور سونا تانبے سے زیادہ
ہو حکم خالص کا رکھتے ہین اور اگر کم ہے اسباب کا حکم رکھتے ہین مسئلہ اگر زکاتی
رہگذر کیطرف سوداگر گذرا اور کہا کہ ابھی سال نہین گذرا ہے یا مجہپر قرض نہین یا فقیر کو
یا دوسرے زکاتی کو کہ اسی سال مقرر ہوا تہا مینے زکوٰۃ دی ہے قسم لیکر چھوڑ
دیا جائے گا اگرچہ نقدونکا مالک کہے کہ مینے فقیر کو زکاۃ دی ہے قسم کھانے پر
بھی نہ مانین گے اور ذمی کی قسم نہ مانینگے مگر حربی کی قسم اس بات کی سوا کہ لونڈی میری
سریہ ہے نہ مانینگے مسئلہ مسلمان سے چالیسوان اور ذمی سے بیسوان اور
حربی سے دسوان حصہ لے اگر معلوم نہین کہ اہل حرب نے ہمارے سوداگرون سے
کیا لیا ہے جو معلوم ہے تو وہی قدر لینا چاہئے اور ذمی سے قیمت شراب مین لین
مگر سور مین زکوٰۃ نہین مسئلہ اگر کسی سوداگر نے سو درم لیکر گذر گیا اور کہا کہ سو درم
اور میرے گھر مین رکھے ہین اور سال گذرا ہے زکاتی کچھ نہ لے اسیطرح شرکت اور
غصب کے مال سے اور غلام ماذون سے کو کچھ کسب بھی کیا ہے کچھ نہین اور اگر
باغیونکی زکاتی پر گذرا اور زکوٰۃ دی پھر مسلمان زکاتی کیطرف گذرا دوسری زکوٰۃ دے
مسئلہ اگر کسی نے دفینہ قدرتی زمین عشری یا خراجی مین پایا اور کوئی مالک
زمین کا نہین پانچوان حصہ حاکم کو دے اور باقی آپ لے اور اگر زمین کا مالک ہے
باقی اس مالک کو دے اور جو اپنے گھر مین یا اپنی زمین مین پائے اس سے
کچھ نہ لین گے مسئلہ اگر خزانہ موضوعی اپنے گھر مین پائے اور اسمین سکہ
کافرونکا ہے اگر زمین کا کوئی مالک نہین ہے پانچوان حصہ حاکم کو دے اور
باقی پانیوالے کا ہے اور اگر نہ سب قدیم مالک کو دینگے اور جو اسلام کا سکہ ہے

کلمہ وغیرہ کی طرح وہ لقطہ کا یعنے پڑی پائی چیز کا حکم رکھتا ہے چند روز پکارا کریں اگر اسکا
مالک پیدا ہووین وگرنہ خیرات کریں اور جو آپ محتاج ہون خرچ کریں کذا فی الکافی مسئلہ
پارے سے پانچوان حصہ لین اور فیروزے اور موتی اور عنبر سے کچھ نہیں اور جو دار حرب
مین زمین غیر مملوک سے خزانہ پاوے کچھ ندے مسئلہ ہر زمین عشری اور پہاڑ اور جنگل
مین اور اس چیز مین کہ زمین سے اوگتی ہے تہوڑی ہو یا بہت سال بھر رہتی ہو یا نہ
رہتی ہو آب روان سے سینچی گئی ہو یا مینہہ سے دسوان حصہ ہے لیکن لکڑی اور
نی اور گھانس مین نہیں مسئلہ اگر ڈول اور بیل سے سینچا گیا ہو بخرچہ نکالنے کے بیسوان
حصہ ہے مسئلہ زمین عرب کی سب عشری ہے اور وہ زمین کہ جسکے سب لوگ اسلام
لائے ہین اور وہ زمین کہ فتح کر کے غازیونکو دیگئی اور بصرہ بھی عشری ہے اور وہ زمین
کہ فتح کر کے پھر انھیں لوگون کو دیگئی اور سواد عراق کا اور وہ زمین کہ وہانکے لوگون
سے صلح کی گئی سب خراجی ہے اور جو زمین کہ پڑی ہو ئی اٹھائیگی اگر عشر یکے پاس
ہے عشری اور اگر خراجی کے پاس ہے خراجی ہے ف خراج دو قسم ہے ایک
موظف کہ حضرت عمر فاروق رض نے لگایا ہے ایک صاع ہر جریب مین جو پانی سے سینچی
گئی ہے جو اور گیہون مین ایک درم اور ترکاری مین پانچ درم اور انگور اور خرمے مین
دس درم اور جریب ساٹھہ گز طول اور ساٹھہ گز عرض کی ہے اور شرعی گز سات
مٹھی اور ایک انگل کا ہے دوسری مقاسمہ کہ چوتھائی یا پانچوان حصہ یا مثل اسکے
مگر نصف سے زیادہ نہیں چاہئے اور عشر اور خراج مقاسمہ بتکرار خارج سے مکرر ہوتا ہے
مسئلہ ایک صاع جو یا خرما یا نصف صاع گیہون یا آٹا یا ستو یا منقی صدقہ فطر کا
ہے اور نصف صاع چار رطل عراقی ہے اور رطل اکتیس درم اور درم ستر جو میانہ
کہ موٹے ہون نہ پتلے مسئلہ صدقہ فطر اوس پر واجب ہے کہ جسپر زکوۃ واجب ہے
لیکن یہ سال کا گذرنا شرط نہیں ہے اور جو گھر کہ نہ رہنے کا ہو اور نہ تجارت کے لئے ہین

بڑی جماعت کی گواہی شرط ہے اور اگر ابر یا غبار ہوا ایک عادل کی گواہی کافی ہے
اور جسنے تنہا چاند دیکھا اور قاضی نے اوسکی گواہی قبول نکی وہ آپ روزہ رکھے
مسئلہ رمضان کے قضا کے روزیکی اور نذر غیر معین اور کفارہ کی راتکو نیت کرنا شرط
ہے مسئلہ رمضان اور نذر معین کا روزہ مطلق نیت سے درست ہے اور نفل کی
نیت سے نہین مسئلہ رمضان کے چاند کی تلاش اونتیسوین ۲۹ تاریخ سے فرض کفایہ
ہے اور اسیطرح عیدین کے چاند کی مسئلہ عیدین اور ایام تشریق کا روزہ
کہ دسوین سے ذیحجہ کی تیرہوین تک ہین حرام ہے اور اسیطرح وصال کا روزہ کہ شام کو
افطار کرے اور تمام رات روزہ رکھے اور ذیحجہ کے عرفہ کا روزہ اور ہمیشہ کا روزہ
اور فقط جمعہ کا روزہ اور استقبال رمضان کا روزہ ایک ہو یا دو اور عاشورہ محرم
کا تنہا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے صحت نذر کا مانع نہین مسئلہ جو شخص ہر مہینے کے
اول اور آخر روزہ رکھتا ہے اسکو آخر شعبان کے روزے رکھنا مضایقہ نہین واللہ
اعلم بالصواب مسئلہ اگر بھولے سے کھایا پیا یا جماع کیا روزہ نہین جاتا
ہے اسیطرح احتلام سے اور شہوت کی نظر سے بے انزال کے اور سر مین تیل ڈالنے
اور کنگھی لگانے اور سرمہ لگانے اور بوسہ لینے سے بے انزال کے اور غبار اور
مکھی اور چنے سے کم کھانا دانتو مین رہگیا ہو اور حلق مین چلا جائے روزہ نہین جاتا ہے
اسیطرح غیبت سے اور تھوڑی قی ہونے اور ذکر اور کان کے سوراخ مین دوا یا پانی
ڈال لینے سے اگر دماغ کو نہ پہنچے اور غیر فرج کے اور مردے اور چارپائی کے جماع کرنے
سے بے انزال کے روزہ نہین جاتا ہے مسئلہ چنے کے برابر کھانا جو دانتو مین رہ گیا
ہو اسکے کھانے یا چنے سے کم دانتون سے نکالکے کھانے اور بہت قی کرنے
سے روزہ جاتا ہے اور سب کفارہ قضا واجب ہوتی ہے اسیطرح اگر ناک یا کان مین
یا پیٹ کے زخم مین دوا ڈالے اور وہ دماغ یا پیٹ مین پہنچے یا سحر کھائے یا افطار کیا

رات کی شبہہ سے اور دن نکلا یا بھولے سے کھایا اور روزہ ٹوٹ جانیکے گمان
سے پھر قصداً کھا لیا یا سوتے مین جماع کیا یا تمام رمضان مین کبھی نیت نہین کی
یا بے عذر روزہ نرکھا اور کھانا کھایا یا کنکر نگل گیا یا کلی کرتا تھا اور حلق مین پانی جاتا
رہا یا کسی نے زبردستی قتل سے ڈراکر روزہ کھلوادیا یا حقنہ لیا فقط قضا واجب ہے
اور مونہہ بھر کے قے پھر جانے سے اور اسکے پھیر لیجانے سے روزہ جاتا ہے اور
بے کفارہ قضا آتی ہے اور اگر کم ہے کسی حال مین روزہ نہین جاتا ہے مسئلہ جو
شخص جماع یا اغلام کرے یا کیا جائے یا قصداً غذا یا دوا کھائے یا پیئے یا پچھنے لگا
اور افطار ہو جانیکی شبہہ سے کھانا کھالے قضا اور کفارہ دونو واجب ہونگے مسئلہ
روزے کا کفارہ یہہ ہے کہ اگر مقدور ہو بندہ آزاد کرے اور اگر اسکی طاقت نہو تو
پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اسکی بھی طاقت نہین ساٹھہ مسکین
کو پیٹ بھر کے کھانا کھلاوے مسئلہ مرض کی زیادتی کے خوف سے اور سفر مین اور
حاملہ اور دودہ پلانے والی کو اپنے جانکی یا لڑکیکی مضرت کے خوف سے اور بوڑھے
کو جسمین روزہ رکھنے کی طاقت نہو رمضان مین روزہ نرکھنا درست ہے بوڑھا فدیہ
دے اور سب عذر جانیکے بعد بے فدیہ قضا کرین مسئلہ نفل کے روزہ توڑنے
سے اور تمام رمضان مین بیہوش یا دیوانہ رہنے سے قضا واجب ہوتی ہے مسئلہ
جو کافر مسلمان ہوا یا لڑکا بالغ ہوا باقی دنمین امساک کرے اور اگر افطار کیا قضا
نہین ہے اور اگر مسافر مقیم ہوا دوپہر سے آگے اگر کچھہ نہین کھایا تھا اور نیت کی جائز
ہے اور اگر افطار کیا قضا ہے اسیطرح اگر حایض پاک ہوئی باقی روز امساک
کرے اور روزہ قضا کرے مسئلہ اگر کسی نے روزہ عید کی نذر کی روزہ رکھے
مگر اسکے بعد قضا کرے اور کسی چیز کا مزہ چکھنا یا چبانا بے ضرورت یا بوسہ لینا مکروہ
ہے مسئلہ رمضان کے آخر عشرہ مین روزے کی نیت کے ساتھہ مسجد مین اعتکاف

بیٹھنا سنت موکدہ ہے اور عورت گھر کی مسجد مین بیٹھے اور معتکف مسجد سے باہر نہ
آئے مگر حاجت ضروری کے واسطے جیسی جمعہ کی نماز یا بول و براز اور معتکف کو
کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت مسجد مین جایز ہے مگر اسباب خرید و فروخت
حاضر نکرین مسئلہ وطی اور مساس اور بوسہ لینا اعتکاف مین حرام ہے اور اگر دن کی نیت
کی رات کا اعتکاف بھی لازم ہے فصل حج کے احکام مین اگر خرچ راہ جانے اور پھر آنیکے موافق
ہو اور حاجت اصلی سے فاضل ہو اور سواری عیال کے نفقہ پر قادر ہو اور راہ مین امن ہو عاقل
بالغ تندرست پر ایک بار حج فرض ہے مسئلہ اگر مسافت سفر کی نہین ہے بے محرم عورتکو
جانا درست ہے و اگر نہ محرم یا شوہر ضرور ساتھ ہو مسئلہ جب کہ احرام باندہے وضو یا غسل
کرے اور ازار اور چادر پہنے اور خوشبو ملے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور نیت حج کی کرے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اور اسکے بعد لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ
لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ جماع اور مساس اور بوسہ لینے سے پرہیز کرے اور
فحش کہنے اور گناہ اور رفیقون کے ساتھ لڑنے جھگڑنے سے اور شکار کرنے اور شکار کا
بتا دینے سے دوسرے کو اور کرتہ اور پاجامہ اور پگڑی اور ٹوپی اور قبا پہننے سے بھی
پرہیز کرے مسئلہ احرام اور عرفات مین کھڑا ہونا اور طواف زیارت حج مین فرض ہے
اور مزدلفہ مین کھڑا ہونا اور صفا مروہ مین دوڑنا اور کنکریان پھینکنا اور باہر سے آنیوالے
کو صدر کا طواف کرنا اور سر مونڈنا واجب ہے اور اسکے سوا سب سنت ہے مسئلہ
عمرہ کے واسطے وقت مقرر نہین ہے جب چاہے کرے مسئلہ قران سب سے افضل
ہے اور وہ میقات سے حج اور عمرہ کا احرام ساتھ باندھنا ہے اور تمتع افضل ہے افراد
سے اور تمتع اسکو کہتے ہین کہ حج کے مہینونمین میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا
اور طواف کرنا اور دوڑنا اور مونڈانا یا کترانا سر کے بالونکا مسئلہ لبیک کہنا
ابتدائے طواف عمرہ سے چھوڑ دے جب عمرہ سے فراغت پائے ترویہ کے دن یا اوس

سے پہلے حج کا احرام باندہے اور حج کرے مسئلہ مہینے حج کے تین ہین شوال اور
ذیقعدہ اور ذیحجہ کا پہلا عشرہ مسئلہ احرام باندہنے کے مکان معین ہین ذوالحلیفہ
مدنی کیواسطے اور جحفہ شامی کے لئے اور قرن نجدیکے واسطے اور یلملم یمنی کے لئے اور
ذات عرق عراقی کے لیے اور جو لوگ ان مکانون اور بیت الحرام کے درمیان رہتے ہین
اونکے واسطے حل ہے یعنے جو مکان کہ ان دونونکے بیچ ہو اور اہل مکہ کے احرام باندہنے
کو حرم ہے مسئلہ اگر کسی نے اپنی میقات سے تجاوز کیا اوسپر قربانی واجب ہے اور
اگر دشمن کے روکنے سے یا بیمار ہونے سے محرم رک رہا اگر مفرد ہے ایک قربانی کرے
اور جو قارن ہے دو قربانی کرے اور سر کے بال مونڈا کر یا کترواکر احرام کھولے
اور مفرد حج کی عوض اور عمرہ کی عوض عمرہ قضا کرے اور قارن ایک حج اور دو عمرے
قضا کرے مسئلہ جو گناہ حج مین منع ہین اونکے مرتکب ہونے سے قربانی لازم ہوتی
ہے اور ان سب حکمونکی تفصیل وہان جانے سے معلوم ہوتی ہے اسواسطے تھوڑے
پر اکتفا کیا اور اسکے سوا جو روزے اور نماز کے مسئلے مشہور تھے یا مستعمل نہین ہوتے
تھے بیان نہین کئی کوئی کہیہ نجانے کہ اسکے سوا اور مسئلے نہین ہین لیکن اسقدر رفع
حاجت کے لئے کافی ہین واللہ اعلم فصل مسائل متفرقہ ہین کہ اکثر ضرورت پڑتی ہے
اگر شہوت غلبہ کرے نکاح واجب ہے واگرنہ سنت ہے اور ایجاب اور قبول سے
نکاح ہوجاتا ہے دونون ماضی کے لفظ ہون یا ایک ماضی دوسرا امر ہو اس طور پر
کہ عورت سے کہے کہ مین نے آپ کو جورو بنانیکے واسطے تجھے دیا اور مرد کہے مین نے
قبول کیا یا عورت سے مرد کہے کہ تو آپکو جورو بنانیکے واسطے مجھے دے اور عورت
کہے مین نے دیا نکاح ہوجائے گا مسئلہ نکاح درست نہین ہوتا ہے مگر ان الفاظ
سے کہ عین کی مالک کرنیکے واسطے حال مین مقرر کئے گئے ہین جیسا کہ لفظ نکاح
اور تزویج اور ہبہ اور تملیک اور صدقہ اور بیع اور شراکی ہے اور دو مرد آزاد یا ایک

مرد اور دو عورتین بشرطیکہ سب عاقل بالغ مسلمان ہون نکاح کی گواہی کے لیئے شرط
ہین اگرچہ یے دونون کے بیٹے خواہ بیٹیان ہون مسئلہ سب عورتون سے نکاح
درست ہے لیکن مان اور بہنین اور بیٹیان اور نواسی اور پوتی اور بھتیجی اور پھوپھی
اور خالہ اور ساس اور مادر جلو جسکی مان وطی کی گئی ہو اور باپ اور دادا کے نکاحی عورتین
آدم تک اور اسیطرح بیٹے اور پوتونکی نکاحی عورتین اور غیر کی جورو کہ جسکا شوہر زندہ
ہو اور اسنے طلاق ندی ہو یا طلاق دی ہو اور عدت کی مدت تمام نہوئی ہو اور مشرکہ
اور آتش پرست اور بت پرست اور سیدہ یا اپنی لونڈی اور مطلقہ بطلاق مغلظہ ان
سب سے نکاح حرام ہے مسئلہ حرہ سے نکاح کرکے لونڈی سے نکاح کرنا درست نہین
مسئلہ وہ دو عورتین کہ اونمین سے اگر ایک کو مرد فرض کرین تو آپسمین نکاح
کرنا حرام ہو جمع کرنا نکاح مین درست نہین ہے مسئلہ اگر عورتین چار موجود ہین
پانچوین عورت سے نکاح حرام ہے مسئلہ حکم دودہ کا اور نسب کا برابر ہے یعنے
جو از روئے نسب کے محرم ہے دودہ پینے سے بھی محرم ہوتا ہے بیت از جانب شیرده
ہمہ خویش شوند ٭ وز جانب شیرخوارہ زوجان و فروع مسئلہ باکرہ ہو یا نہو عاقلہ
بالغہ آزاد عورت کا بے ولی نکاح جایز ہوتا ہے اور اگر بالغہ باکرہ سے ولی نے
اذن چاہا اسنے سکوت کیا یا ہنسے یا بے اذن ولی نے نکاح کر دیا اور اسکو خبر پہنچی
اور وہ چپ ہو رہی یا ہنسی دونون صورتونمین اذن ثابت ہوتا ہے لیکن جو غیر
ولی نے نکاح کیا جبتک کہ زبان سے اذن ندے درست نہین اور اگر بیوہ بالغہ سے
ولی نے اذن چاہا بے زبانی کلام کے اذن معتبر نہین ہے اور صغیرہ باکرہ ہو یا ثیبہ
اگر ولی بے اذن نکاح کر دے درست ہے لیکن جسوقت بالغ ہو اور اسکو علم ہو اگر
باپ نے یا دادا نے نکاح کیا ہے فسخ کرنے مین اختیار نہین ہے اور اگر انکے سوا
اور ولی نے نکاح کیا ہے بلوغ کے بعد چاہے نکاح رکھے اور چاہے قاضی کے حکم سے

فسخ کرے ف ولی نکاح اوّل عصبہ بنفسہ ہی میراث کی ترتیب سے یعنے پہلے
بیٹا پوتا پرپوتا پرپوتا اسکے بعد باپ دادا پردادا اسپردادا اسکے بعد حقیقی بھائی اسکے
بعد ولی ماں ہی اسکے بعد ذوی رحم جو قریب بہت ہو اسکے بعد مولی موالات جسنے
اسطرح عہد کیا کہ وہ جو گناہ کرے اوسپر تاوان آوے اور جو مرجاوے اسکی میراث لے اسکے
بعد قاضی جو کہ بادشاہ کیطرف سے نکاح پڑھانے پر مامور ہو اور اقرب کے ہوتے ابعد
کا ولی ہونا جایز نہین ہی مگر جبکہ اقرب سفر مین ہون دنکی راہ پر ہون البعد مختار ہی اور
مسلمان کے واسطے مسلمان آزاد عاقل بالغ ولی ہونا شرط ہی مسئلہ اگر عورت
بالغہ نے غیر کفو مین نکاح کیا اگر مہر کم ہو زیادہ کر نیکا اور نکاح چھوڑا لینے کا ولی کو اختیار
ف جو نسب اور اسلام اور آزادی اور دینداری اور پیشہ مین برابر ہو اور شوہر بقدر
مہر اور نفقہ رکھتا ہو کفو ہی مسئلہ فضولیکا نکاح اجازت پر موقوف ہی اور
فضولی وہ ہی کہ بے اذن کسی کے نکاح اسکا کر دے اگر اسنے اجازت دی درست
ہو گیا والا نہین اور ایک شخص کو دونو طرف کا متولی ہونا درست ہی بشرطیکہ طرفین
سے کوئی فضولی نہو اصیل ہون یا وکیل یا مختلف اور کم سے کم مہر دس درم ہی اور زیادہ
جسقدر ہو منع نہین ہی مسئلہ ذکر کرنا مہر کا نکاح مین شرط نہین بے ذکر دس درم
واجب ہوتا ہی اور وطی کرنے سے سب مہر واجب الادا ہوتا ہی اور بے وطی کے
آدھا مسئلہ اگر بے وطی کئے ہوئے طلاق دے متعہ دے یعنے تین کپڑے
پیراہن دامنی چادر مرد کے مقدور اور عورت کی لیاقت کے موافق ہو مگر پانچ درم
سے کم اور آدھی مہر مثل سے اوسکی قیمت زیادہ نہو مسئلہ عورتکو مہر کا ہبہ کرنا درست
ہی اور مرد کو سب عورتونکو جس چیز مین کہ اختیار رکھتا ہی برابری واجب ہے
جس طرح کہ پاس سونا اور النسیت کرنا وغیرہ مسئلہ جو بی بی کا حق اسکا آدھا لونڈیکا
ہی مہر و نفقہ وغیرہ سب مین مسئلہ رضاعت کی مدت یعنے دودہ پلانے کی

امام اعظم کے مذہب میں دو برس چھ مہینے ہیں اگر اس مدت میں لڑکے نے دودھ
پیا رضاعت ثابت ہی **مسئلہ** طلاق دینا منع ہی اگر ضرورت ہو تو ایک طہر میں کہ
وطی سے خالی ہو طلاق دے اگر طلاق رجعی ہی گو عورت راضی نہو عدت میں بے نکاح
رجوع کرنا درست ہی اور عدت کے بعد نہیں اور رجوع وہ ہی کہ مرد کہے کہ عورت سے
مینے رجوع کی اور اگر وطی کی یا بوسہ لیا یا مساس کیا یا داخل فرج کی طرف شہوت
کی نظر سے دیکھا رجعت ثابت ہو گی اور طلاق رجعی اوسے کہتے ہیں کہ بے قید شدت
صریح لفظ طلاق ایک مرتبہ یا دو بار کہے اور طلاق بائنہ میں عدت میں ہو یا بعد عدت
بے نکاح وطی درست نہیں ہی اور جو طلاق کہ صریح لفظ طلاق یا اشارے اور کنایہ کی لفظون
سے ایک یا دو بار بقید شدت ہو بشرط نیت شوہر کی یا قرینۂ حال کی طلاق بائن ہوتی ہی
اور رجعی بعد عدت کے بھی بائن ہوتی ہی اور تین طلاقون سے ہر حال میں طلاق مغلظہ
ہی پہلے شوہر کو نکاح بھی جایز نہیں ہی جب تک کہ عورت دوسرا شوہر نکرے اور وہ
وطی کر کے طلاق ندے اور عدت نگذرے **ف** طلاق یا فسخ نکاح سے دخول
کے بعد اگر خون حیض آیا ہی تین حیض کے برابر کہ تیس دن میں آزاد عورت کی عدت
ہی اور اگر خون حیض نہیں آیا ہی تین مہینے کی عدت ہی اور شوہر کے مرنیکی عدت
چار مہینے دس روز ہیں اور شرعی لونڈیکی عدت دو حیض یا ایک مہینے پندرہ روز یا
دو مہینے پانچ دن ہیں اور حاملہ کی عدت سب صورتون میں وضع حمل ہی **مسئلہ**
اگر کسی نے مرض الموت میں اپنی عورت کو طلاق دی اور عدت میں مر گیا پھر عورت چار
مہینے دس روز عدت بیٹھے اور میراث لیجائے اور اگر ذمی ذمیہ کو طلاق دے
عدت واجب نہیں اور عدت میں اگر شبہہ سے وطی کیا دوسری عدت واجب ہی
اور جس حیض میں طلاق دی گئی وہ حیض شمار میں نہیں ہی اور عورت غیر مدخولہ
ایک طلاق سے بائن ہوتی ہی اور عدت اوسپر واجب نہیں **مسئلہ** اگر عاقل بالغ

مستی مین یا کسی کے ڈرانے سے طلاق دے صحیح ہے مگر لڑکی اور مجنون اور مولی کی
غلام کی عورت کے لئے طلاق درست نہین اور شوہر آزاد ہو یا بندہ جو منکوحہ آزاد ہے
تین طلاق اور اگر لونڈی ہے دو طلاق کا مالک ہے مسئلہ اگر مرد نے عورت سے
بہ نیت طلاق کہا کہ مین نے تجھے اختیار دیا اگر اوسی مجلس مین عورت نے قبول کیا طلاق
بائن ہو گئی اور اگر مجلس سے اوٹھہ گئی یا کسی کام مین مشغول ہوئی اختیار باطل ہو گیا مسئلہ
اگر مرد کو کچھہ دیکر عورت نے طلاق لی طلاق بائن ہو جائیگی اور اوسکو خلع کہتے ہین مسئلہ
اگر کسی نے مرض الموت مین طلاق بائن یا رجعی دی اور عدت مین مر گیا عورت میراث
پائیگی اور اگر عورت کے مانگنے سے تین طلاقین کہین یا خلع کیا یا عورت نے تفویض
سے طلاق لی اور شوہر عدت مین مر گیا میراث نہ پائیگی مسئلہ اگر مرد نے قسم کھائی کہ
چار مہینے بی بی سے وطی نکرونگا یا قسم کھا یا کہ لونڈی نسے دو مہینے وطی نکرونگا اگر
اس مدت مین وطی کیا قسم کا کفارہ دے اور جو مدت گذر گئی اور مباشرت نکی طلاق بائن
ہوگی مسئلہ اگر کسی نے اپنی منکوحہ سے کہا کہ تو مجھپر حرام ہے جیسی کہ مان کی پیٹھہ یا سر
یا پیٹ یا فرج یا ران یا سوم حصہ یا نصف انکا یا اسیطرح اون عورتون سے مشابہت
دے جو ہمیشہ مرد پر حرام ہین منکوحہ حرام ہوتی ہے اگر روزے کفارے مانند کفارہ ہے
تو حرمت جائی اور اگر قبل کفارے وطی کیا توبہ اور استغفار کرے اور اگر شوہر ارادہ وطی
کا نکرے کچھہ واجب نہین مسئلہ جو شخص اپنی منکوحہ پارسا پر زنا کی تہمت کرے اور
وہ کبھی متہم بزنا نہوئی ہو اور دونون شاہدی کی صلاحیت رکھتے ہون لعان واجب
ہے اسطرح پر کہ چار بار شوہر کہے اللہ تعالی گواہ ہے کہ مین اس بات مین سچا ہون کہ
مین نے اس عورت پر زنا کی تہمت کی اور ہر بار اپنی منکوحہ کیطرف اشارہ کرے اور
پانچوین بار کہے کہ لعنت خدا کی اس مرد پر جو اسمین جھوٹا ہو کہ اسنے اسپر زنا کی تہمت
کی اسکے بعد عورت بھی اسیطرح کہے کہ خدا گواہ ہے کہ مرد جھوٹا ہے اس تہمت مین

کہ مجہپر کی ہی اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا اوس عورت پر اگر سچا ہو مرد اسمین کہ
اسنے مجہپر زنا کی تہمت کی اسکے بعد قاضی تفریق کروا دے اور اس صورت مین طلاق
بائن ہوگی مسئلہ اگر دونو نمین سے کوئی لعان نکرے قید کیا جائیگا کہ لعان کرے
یا ایک دوسرے کو سچا کہے یا اپنی جہوٹہہ پر اقرار کرے مگر مرد پر حد قذف
جاری ہوگی کہ اسی درّے ہین اور عورت پر نہین مسئلہ اگر شوہر گواہی کے قابل
نہین ہی اوسپر حد قذف جاری کرنا چاہیئے اور اگر شوہر گواہی کے لائق ہی اور
عورت گواہی کے قابل نہین ہی یعنے لونڈی یا صبیہ یا مجنونہ ہی شوہر پر حد اور لعان
نہین مسئلہ اگر مرد کا آلت کٹا ہو فی الحال تفریق کی جائیگی اور اگر عنین ہو یا اسکے خصیہ
فقط کٹے ہوئے ہون ایک برس کی مہلت دی جائیگی اگر اس عرصہ مین وطی کیا
فہو المراد و اگر نہ جب عورت کہے گی تفریق کی جائیگی اور طلاق بائن ہوگی مسئلہ
معتدہ مسلمہ بالغہ طلاق بائن یا وفات شوہر سے ماتمداری کرے یعنے زینت
اور خوشبو اور سرمہ اور بیعذر سر مین تیل ڈالنا اور مہندی اور لباس سرخ اور زرد
ترک کرے اور جس گھر مین عدت واجب ہوا وسمین بیٹھے مگر جبکہ وہ مکان چھوڑنے مین
مجبور ہے اور معتدہ عتاق اور نکاح فاسد ماتمداری نکرے اور معتدہ طلاق گھر
سے باہر نہ نکلے اور معتدہ وفات دنکو نکلے رات کو اپنے مکان مین رہے
مسئلہ لڑکے کی پرورش کے واسطے تفریق سے قبل اور بعد مان اولی ہے
اسکے بعد نانی پھر دادی پھر حقیقی بہن پھر مادری پھر پدری بہن پھر خالہ اسیطرح
پھر پھوپھی اسیطرح اور لونڈی امّ ولد پر پرورش کا حق نہین ہی اور جو بیوہ عورت
کسی مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد اسکی اولاد کا محرم نہو لڑکے کی پرورش کا حق
عورت کے ذمہ سے ساقط ہوتا ہی مسئلہ نفقہ اور لباس اور مکان زوجہ کا شوہر
پر واجب ہی اسمین دونون کے حالکی اور مقدور کی رعایت معتبر ہی اور اگر عورت

نافرمان یا صغیرہ یا قیدی ہے یا کوئی غصب کر کے لیگیا ہے یا بے محرم حج کو گئی ہے
یا بیمار ہے اور شوہر کے گھر نہ گئی نفقہ واجب نہین ہے مسئلہ اگر شوہر نفقہ سے
عاجز ہے تفریق کرنا نہین چاہیے بلکہ عورت قرض لیکر گذارا کرے اور جب دست مین
ہو شوہر ادا کرے اور اگر مدت تک نفقہ نہین دیا اعادہ کرنا واجب نہین ہے مگر جب کہ
قاضی نے فرض کیا ہو اور شوہر کے یا عورت کے مرنے سے حالت حیات کا
نفقہ ساقط ہوتا ہے اور اگر عورت نے پیشگی لیا شوہر کے مرنیکے بعد واپس بھی
نکرے مسئلہ اگر شوہر مقدور ہے وہ خادمونکا بھی نفقہ دے اور جو مقدور
نہین نفقہ خادمونکا واجب نہین ہے اور عورت پر کھانا پکانے کے واسطے
جبر نکرے اور محتاج لڑکیکا نفقہ باپ کے ذمے ہے مسئلہ دودھ پلانے
کے واسطے ماں پر جبر نہین چاہیے بلکہ باپ پر واجب ہے کہ دایہ مقرر کرے
اور ماں کو اجرت لینا درست نہین ہے اور باپ جو مقدور ہے ماں سے دودھ پلوائے
مسئلہ ماں باپ اور دادا دادی اگر فقیر ہین بیٹا بیٹی مالدار پر نفقہ واجب ہے اور
عورت اور فروع اور اصول کا نفقہ اختلاف دین مین بھی واجب ہے اور فقیر پر فقط
عورت اور فروع کا نفقہ واجب ہے اور غنین پر عورت کی سوا اونکا نفقہ واجب
نہین ہے اور باپ فقط اپنے نفقہ کے واسطے بیٹے کا اسباب بیچ سکے اور
عقار یعنے پانی اور زمین اور درخت نہ بیچے مسئلہ ذی رحم محرم فقیر جو کسب
سے عاجز ہے بقدر میراث غنی پر اسکا نفقہ واجب ہے اور مملوک شرعی کا
نفقہ مالک پر ہے اگر مالک ندے سکے مملوک کسب کر کے کھائے اگر کسب
بھی نکر سکے مولا سے کہین کہ بیچے واللہ اعلم مسئلہ ماں باپ پر ایک
اولاد کا حق عقیقہ ہے کہ پیدا ہونیکے ساتوین دن مقرر ہے اگر بیٹا ہو دو بکریاں
اور بیٹی ہو ایک بکری ذبح کر کے سر اور پاؤں اور ایک ران دائی جنائیکو دین اور

باقی گوشت کے تین حصے کرکے ایک حصہ محتاجون کو تقسیم کرین اور دو حصے
اپنے عزیز اور اقارب مین تقسیم کردین اور بکری ذبح کرنیکے بعد لڑکے کا سر
مونڈ کر اسکے بالونکے برابر چاندی یا سونا تولکر محتاج کو صدقہ دین مسئلہ
اگر ساتوین دن نہو سکے اکیسوین دن یا اٹھائیسوین دن یا پینتیسوین دن یا
بیالیسوین دن عقیقہ کرین اسیطرح سات سات دن بڑہائین اور اگر بہت دن
ہو جائین سات سات مہینے کا حساب کرکے عقیقہ کرین مسئلہ لڑکے کے
اصول اور فروع عقیقہ کا گوشت نکہائین اگرچہ یہہ مضمون کسی حدیث مین صراحۃً
نہین آیا ہے مگر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس حدیث سے کہ اسکا مضمون
یہہ ہے کہ ہر ایک لڑکا اپنی عقیقہ کی عوض گرو ہے یہہ استخراج کیا ہے کہ لڑکے کے والدین
کو چاہیے کہ رہن کا عوض دیکر لڑکے کو گرو سے چھڑائین نہ کہ آپ ہی لیکر کھائین
مسئلہ قسم کی تین قسمین ہین غموس لغو منعقدہ غموس وہ سوگند ہے کہ گذرے
کام پر بقصد دروغ کھائی اسمین گنہگار دوزخی ہوتا ہے اور کفارہ نہین توبہ اور استغفار
کرے اور لغو وہ قسم ہے کہ گذرے کام پر سچ جانکر قسم کھائی حالانکہ وہ جھوٹھہ تھا
اسمین کچھہ نہین منعقدہ وہ قسم ہے کہ آئندہ کام پر ہو اگر اوسکے خلاف کریگا کفارہ واجب
ہوگا غلام آزاد کرے یا دس فقیر کو کھانا کھلائے یا لباس پہنائے اگر اسکا مقدور
نہین تین روزے متصل رکھے اور قسم توڑنے سے پہلے کفارہ جایز نہین ہے
مسئلہ سوگند بخدا کھنے یا فقط سوگند کھنے یا عہد خدا کھنے سے قسم ہوتی ہے اگر توڑے
کفارہ واجب ہے اور اگر کسی نے کہا جو کچھہ کام مین کرون تو کافر ہون اگر توڑے
کفارہ دے اور اسیطرح اگر حلال کو اپنے اوپر حرام کیا قسم توڑے اور کفارہ دے
مسئلہ اگر نذر مطلق کی فی الحال اسکا وفا کرنا واجب ہے اور اگر مشروط کی جب شرط
پوری ہو واجب ہے اور علم خدا یا پیغمبر یا قرآن شریف یا کعبہ شریفہ کی قسم مین کفارہ

نہین ہی مگر تعظیم کے واسطے کچھ صدقہ دے مسئلہ زنا مراد ہی اوس وطی سے
کہ غیر ملک مین یا شبہہ ملک سے فرج مین واقع ہوا اور چار گواہون سے صریح لفظ
زنا سے اسکا ثبوت ہوتا ہی لفظ وطی اور جماع سے نہین اور گواہون سے پوچھنا چاہئے
کہ زنا کیا چیز ہی اور کس حال سے ہوتا ہی اور کہان اور کس وقت اور کون عورت
تھی اور یا چار بار اقرار سے خود زانی کی چار مجلسون مین ثابت ہوتا ہی مسئلہ جو زانی
مسلمان آزاد عاقل بالغ جورو والا ہو یا زانیہ مسلمان عاقلہ بالغہ شوہر والی ہو انکی
حد یہان تک سنگسار کرنا ہی کہ مرجائے اور چاہئے کہ پہلے گواہ اسکے بعد امام پھر
سب اور آدمی پتھر مارین اور گواہ یا مقر حد سے پہلے پھر جائے حد ساقط ہوجائیگی اور
اگر زانی یا زانیہ صفت مذکورہ سے نہو سو تازیانے مارنا چاہئے اور حاملہ پر وضع حمل
اور نفاس سے پاک ہونیکے بعد حد جاری ہوگی اور اگر اسکی حد رجم ہی نفاس سے
پاک ہونا شرط نہین ہی مسئلہ اگر شبہہ سے وطی یا لواطت یا چارپایہ سے
وطی کی یا دار حرب یا دار بغی مین زنا کی حد واجب نہین ہی مگر امام یا خلیفہ تجویز کرکے
تعزیر دے مسئلہ اگر کسی نے اپنی اختیار سے شراب پی اور پکڑا گیا اور شراب کی بو
موجود ہی یا اور نشہ کھانے پینے سے مست ہوا اور دو مردون نے گواہی دی یا
اوسنے خود ایک بار اقرار کیا حد جاری ہوگی سب بدن پر متفرق اسی کوڑے لگانا
چاہئے مسئلہ اگر کسی نے محصن اور محصنہ پر زنا کی تہمت کی بشرط طلب مقذوف
حد مارینگے اسی کوڑے اور احصان سے یہہ عقل اور بلوغ اور اسلام اور پارسائی
زنا سے مراد ہی اگر کسی مرد نے اپنی جورو سے کہا کہ تو زانیہ ہی اور اسنے کہا نہین بلکہ
تو زانی ہی عورت پر حد جاری ہوگی اور لعان نہین اور اگر ایک مرد نے دوسرے مرد سے
کہا کہ تو زانی ہی اور اسنے کہا نہین بلکہ تو زانی ہی دونون پر حد جاری کرنا چاہئے
مسئلہ تعزیر حد سے کم ہی اور وہ اکثر انتالیس اور کمتر تین درے ہین [illegible]

مناسب جانے لگائے اور حد کے بعد قید کرنا بھی درست ہے اور تعزیر کی مار زنا کی حد سے اور اسکی نشہ کی حد سے اور نشہ کی حد قذف سے سخت ہے **مسئلہ** محصن پر زنا کی تہمت کرنے سے حد قذف لازم ہوگی اور غیر محصن پر تعزیر اور اگر محصن پر زنا کی سوا ایسے فعل کی تہمت کی کہ وہ فعل اختیاری ہے اور شرع مین حرام ہے اور لوگ اوس عار کرتے این تعزیر واجب ہے والا نہین مگر حقارت کرنے مین بھی اشراف کی تعزیر ہے **مسئلہ** کسیکا مال بقدر دس درم یا زیادہ چھپاکر لینا چوری ہے اگر مکان مقفل یا نگہبان کی چوکی سے لیا اور دو مرد ونکی گواہی سے یا اوسکے اقرار سے ثابت ہو اسپر حد یعنے کلائی سے سیدہا ہاتھہ کاٹنا واجب ہے اور اگر پھر چوری کرے اولٹا پاؤن کاٹین اور اگر پھر کرے جبتک کہ توبہ کرے قید رکھین **مسئلہ** اگر جماعت نے چوری کی اور ہر ایک کو بقدر دس درم حصہ پہنچا سبکے ہاتھہ کاٹین **مسئلہ** اگر ساگ ہو یا آبنوس یا بانس یا صندل یا نگینہ سبز یا یاقوت یا زبرجد یا برتن یا لکڑی کا دروازہ یا جلانیکی لکڑی یا گھانس یا مٹی یا مچھلی یا پرند جانور یا ہڑتال یا گیرو یا چونہ یا اور چیز جو خراب جلد ہوتی ہے جیسے دودہ اور گوشت اور تر میوہ چورایا ہاتھہ نہ کاٹینگے **مسئلہ** اگر قزاق رہزنی کا قصد کرین اور بے رہزنی کے گرفتار ہون قید رکھے جائین اور اگر مال لیا داہنا ہاتھہ اور بایان پاؤن کاٹین اور اگر قتل کیا حد جاری کرنا چاہیے اور جو قتل کیا اور مال بھی لیا ہاتھہ اور پاؤن کاٹکے مارین اور سولی دین یا دونو باتون سے ایک کرین **مسئلہ** جہاد فرض کفایہ ہے اگر بعض نے جہاد کیا سب مسلمانون سے ساقط ہو جائیگا اور اگر کسی نے جہاد نکیا سب گنہگار ہین اور جسوقت دارالاسلام کافر ہجوم کرین فرض عین ہے **مسئلہ** دار الحرب مین کفار کو جسوقت مسلمان محاصرہ کرین چاہیے کہ پہلے اسلام کی دعوت کرین اگر قبول کی پھر جنگ نکرین اگر قبول نکرین خیرانہ مانگین اگر دین انکی جان اور مال کی محافظت مسلمانونکی طرح چاہیے **مسئلہ**

مسلمانونکو چاہئے کہ کافرون سے عہد نہ توڑین اور خیانت نکرین اور انکے کان
اور ناک نہ کاٹین اور مونھہ سیاہ نکرین اور عورتین اور لڑکے اور بوڑھے اور
اندھے اور بیرجا ماندہ کو نہ مارین مگر جو صاحب رائے اور تدبیر لڑائی مین ہو یا
بادشاہ ہو اگرچہ بیرجا ماندہ ہو اوسے مار ڈالین مسئلہ جو امام کوئی شہر
قہر سے فتح کرے مختار ہے چاہے مسلمانونکو دے چاہے اوسی شہر
کے لوگونکو دے اور خزانہ اور خراج مقرر کرلے اور قیدیون مین بھی امام مختار ہے
چاہے قتل کرے چاہے غلام بنائے چاہے چھوڑ دے مگر فدیہ لیکر دار
حرب کو روانہ کرنا یا منت رکھنا درست نہین مسئلہ جو مرتد ہو اسپر عرض اسلام
کرین اور اسکی شبہے دور کرین اور تین دن قید رکھین اگر اسلام نہ لائے مار ڈالنا
مسئلہ ذبیحہ اور نکاح مرتد کا باطل ہے اور طلاق دینا اور ام ولد کرنا صحیح اور شرکت
مفاوضہ موقوف ہے اتفاقًا اور بیع اور اجارہ اور ہبہ وغیرہ بھی موقوف ہین امام ابحنیفہ
کے نزدیک اگر اسلام لایا سب جاری ہونگے والا باطل ہونگے اور صاحبین کے
نزدیک سب جاری ہین مسئلہ اگر کوئی جماعت مسلمانونکے امام کی اطاعت
سے باہر ہو انکو سنت اور جماعت کی طرف امام دعوت کرے اور انکا شبہہ دور
کرے اگر مانین فبہا والا لڑائی کرے اور چاہے پہلے ہی سے لڑے اور باغیونکی
لڑکی بردہ نہین مگر انکا مال حبس کرین مسئلہ اگر کوئی شخص لڑکا رستہ مین پڑا پائے
اسکا اوٹھا لینا بہتر ہے اور اگر ہلاک کا خوف ہے واجب ہے اور اسکا نفقہ بیت
المال مین ہے اور وہ آزاد ہے مسئلہ اگر کسی نے کچھہ مال رستہ مین پڑا پایا اگر
اوٹھانے کسی کو شاہد کر لیا کہ مالک کے واسطے لیتا ہون وہ مال امانت ہے
ہلاک ہونے سے تاوان نہین اور اگر چھپا کر لیا اور مالک نے انکار کیا کہ اسنے
پھیر دینے کو نہین لیا تاوان دے اور جو کچھ ملتقط نے بے اذن حاکم کے خرچ

کیا تبرع ہے والا مالک پر دین ہے مسئلہ اگر لقطہ قاضی کے آگے لگئے قاضی دیکھے
اگر منفعت ہو اجارہ دے اور اسکی اجرت اوسپر خرچ کرے والا بیچے اور قیمت نگاہ
رکھے مسئلہ اگر لقطہ کی قیمت دس درم سے کم ہے جماعت مردم اور مسجد اور
بازاریون مین چندروز تعریف کرین اور جو سو درم یا زیادہ ہو ایک مہینے اور جو سو درم
یا زیادہ ہے برس دن تک تعریف کرین مسئلہ اگر ملتقط فقیر ہے مالک کے پیدا نہونیکے
بعد خرچ کرے والا تصدق کرے اگر کوئی دعوی کرے بے شاہدون کے نہ دے مسئلہ
بھاگے ہوئے غلام کا پکڑنا بہتر ہے اگر تین رات دن کی راہ سے لائے پکڑلانیوالیکو
چالیس درم دینا مالک پر واجب ہے اگرچہ بردہ چالیس درم سے کم کا ہو اور جو کم تین
شبانہ روز کے راہ سے لائے اسی حساب سے چالیس سے کم کرین مسئلہ اگر کوئی مفقود
ہوا اور اسکی موت اور زندگی نمعلوم نہین قاضی کسیکو مقرر کرے کہ اوسکے مال کو نگاہ
رکھے اور اوسکی اولاد اور جورو پر صرف کرے اور اسپر جبتک نوے برس نگذرین
اوسکی جورو پر تفریق کا حکم نکرے اور نوے برس گذرنے کے بعد قاضی موت کا
حکم کرے اور اسکی جورو عدت بیٹھے اور اسکا مال وارثونمین تقسیم کرے مگر جو ورثہ
کہ حکم سے پہلے مر گیا وہ محروم ہے اور مفقود بھی میراث نہین پائیگا مگر دوسر یکا حجاب
ہے اور بعضے امامونکے نزدیک چار برس کے بعد حکم تفریق کا ہے کذا فی اصول الرضا
مسئلہ شرکت کی دو قسمین ہین ایک املاک دوسری عقود اور شرکت عقود بھی چار
قسم ہے مفاوضہ اور عنان اور تقبل اور وجوہ مفاوضہ وہ ہے کہ اسمین مال اور تصرف
اور دین کی برابری شرط ہے اور عنان وہ ہے کہ اسمین برابری شرط نہین ہے اور
ایک دوسرے کا وکیل ہوگا اور تقبل وہ ہے جیسے کہ دو درزی یا ایک درزی اور ایک رنگریز
شریک ہون اور وجوہ وہ ہے جسطرح کہ دو شخص خرید و فروخت مین بے مال شریک
ہون مسئلہ لکڑی چننے یا شکار کرنے یا پانی دینے مین شرکت جایز نہین جو کچھ کہ

خالی ہونا بھی شرط ہے اگر بے ان شرطون کے بیع کیا درست نہین مسئلہ خیار شرط سے
کہ تین روز تک ہے اور خیار رویت اور خیار عیب سے فسخ بیع درست ہے اگر چاہے
مسئلہ اگر اسپر دو شخص راضی ہون کہ اگر بایع اسباب پر ہاتھ رکھے یا کنکری رکھے
بیع ہو جائے یہہ درست نہین ہے مسئلہ برابری کی گمان سے درخت مین لگے ہوئے
خرمونکی عوض ٹوٹے ہوئے خرمونکا بیچنا اور آدمی کے دودہ کا بیچنا اور سور کے
بال کا بیچنا اور آدمی کے بال کا بیچنا اور انکا مصرف مین لانا درست نہین ہے اسیطرح
مردار چمڑے کا بے پکائے ہوئے بیچنا اور بیع موقوف جایز نہین ہے اور سور کے بال
مصرف مین لانا درست ہے مسئلہ ہڈیان اور پٹھہ اور بال اور سینگ کا بیچنا اور
انتفاع روا ہے مسئلہ اگر کسی نے شرط فاسد سے بیع کی اور مبیع قبض کیا اور دونون
عوض مال ہین مشتری مالک ہوتا ہے اور قیمت واجب آتی ہے اور اگر مبیع مشتری
کی ملک سے باہر نگیا ہو ہر ایک کو فسخ کا اختیار ہے مسئلہ اگر کسی چیز کو ایک خریدار
مول لیتا ہے دوسرے کو جبتک نارضامندی پہلے خریدار کی متحقق نہو قیمت بڑہا کر خریداری
روا نہین اور یون بیچنا کہ جو شخص قیمت زیادہ دے مول لے درست ہے اور پہلی قیمت کی برابر
یا زیادہ اس سے بیچنا اگر اسکی سی اور چیزین اس قیمت کو بکتی ہون یا درست ہے مسئلہ
گھر کے بیچنے مین نیو اور کنجیان جن پر کھولنا بند کرنا موقوف ہو اور چھپتی اور پاخانہ بے
ذکر کے داخل ہوگا اور چھت بے ذکر نہ داخل ہوگی اور منزل اور بیت مین بالاخانہ
اور پانیکی راہ اور موری بھی ذکر مرافق سے داخل ہونگے مسئلہ زمین کے بیچنے مین
درخت بے ذکر داخل ہوتے ہین مگر کھیتی داخل نہین ہوتی ہے اور اگر درخت میوہ دار
بیچا میوہ بایع کا ہے مگر جب کہ بیع مین شرط کرے داخل ہوگا اور بایع اوسیوقت میوہ
توڑلے اور درخت کاٹکے خریدار کو حوالہ کرے اور اگر فقط میوہ بیچا اوسیوقت خریدار کو
توڑ کر دیدے اور اگر خریدار نے اوس شرط پر مول لیا کہ جب چاہینگے میوہ توڑلینگے

مسئلہ اگر مدعی طلب کرے گواہ پر گواہی ادا کرنا فرض ہے مگر حدود مین چھپانا افضل ہے اور زنا مین چار مرد اور حد و قصاص مین دو مرد کی گواہی کافی ہے اور انکے سوا دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بس ہین اور ولادت اور بکارت اور عورتونکی عیبونمین ایک عورتکی گواہی درست ہے مسئلہ گواہونکا عادل ہونا اور شاہدی لفظ شہادت سے یا اس لفظ سے جو معنی شہادت ہو ضرور ہے اور پوشیدہ اور آشکار گواہونکا پاک کرنا شرط ہے اور گواہونکی تزکیہ مین اور گواہی کی ترجمہ مین اور حاکم کی قاصد مین ایک مرد کی گواہی منزکی کو کافی ہے مسئلہ اس چیز مین کہ شبہے سے ساقط ہوتی ہے حد دو اور قصاص کے مانند گواہی پر گواہی معتبر نہین اور اسکے سوا بیع اور ہبہ وغیرہ مین مقبول ہے مسئلہ گواہی سے پھر جانا جایز نہین مگر قاضی کے حضور مین اگر گواہ حکم کرنے سے پہلے پھر گیا اوسکی گواہی پر حکم کرنا نہین چاہئے اور اگر حکم کے بعد پھر گیا حکم فسخ نہین ہوگا مگر گواہون پر تاوان واجب ہے مسئلہ مدعی کا دعوی بے گواہون کے ثابت نہین ہوتا ہے اور اگر گواہ نہ ملین مدعا علیہ قسم کھائے اگر قسم سے انکار کیا مدعی کا دعوی ثابت ہوگا اور اثبات دعوی مین مدعی پر جبر نکیا جائیگا مگر مدعا علیہ قسم پر جبر کیا جائیگا اور مدعی پر قسم نہین مگر اوس مقدمہ مین کہ اسکا مدعا علیہ ہونا کسی وجہ سے ثابت ہو مسئلہ اگر کوئی نکاح یا عدت یا رجعت یا ایلا یا استیلا یا غلام ہونے سے انکار کرے یا مجہول النسب نسب کا دعوی کرے یا مجہول مین اعتاق کا دعوی کرے منکر پر قسم نہین ہے مگر صاحبیہ کے نزدیک ہے اور اگر دعوی حد یا لعان کرے بالاتفاق قسم نہین ہے اور صاحبیہ کے قول پر فتوی ہے چنانچہ اسکا ذکر جامع صغیر مین ہے مسئلہ ثمن یا مبیع یا اجارہ مین یا عورت و شوہر مین گھر کے اسباب مین یا مہر مین اختلاف ہو دونون طرف سے شاہد طلب کئے جائین اور دونون سے قسم لیجائے مگر جو اسباب مرد کے لائق ہے اسمین مرد کا

قول معتبر ہے اور جو اسباب عورت کے قابل ہے اسمین عورت کا قول معتبر ہے
مسئلہ اگر ایک چیز پر دو شخصونکا دعوی ہو اور دونون گواہ لائین بالمناصفہ حکم
کیا جائیگا مسئلہ اگر ایک عورت پر دو مردون نے نکاح کا دعوی کیا اور شاہد لائے
قبول نکرین مگر جسکو عورت سچا کہے مسئلہ اگر دو شخصون نے ایک ہی سبب ملک
سے ایک چیز کا دعوی کیا اور ایک کے قبضہ مین ہے قابض اولی ہے اور اگر ایک
کپڑے پر دو آدمیون نے دعوی کیا اور کپڑا ایک کے ہاتھہ مین ہے اور اسکا کونہ
دوسرے کے ہاتھہ مین ہے بالمناصفہ حکم کیا جائیگا مسئلہ اگر آزاد عاقل بالغ
نے اقرار کیا کہ فلانیکا حق مجھپر ہے لازم ہوگا اگرچہ اسنے حق کا نام نرکھا ہو مسئلہ
اگر کسی مریض نے موت کے وقت قرضہ کا اقرار کیا اور اسپر اسکے سوا اور بھی قرض تھا کہ
قرینہ سے معلوم ہوتا تھا وہ قرض مرض کے قرض پر مقدم ہوگا مسئلہ گیہون کی
عوض گیہون اور جو کی عوض جو اور خرمے کی عوض خرمے اور نمک کی عوض نمک
اور جو انکے مانند ہو اور سونے کی عوض سونا اور چاندی کی عوض چاندی اور جو انکے مثل ہو
بیع کلے دست بدست برابر بیچنا درست ہے اور زیادہ لینا سود ہے اور اسمین وعدہ
حرام ہے اور ردی اور جید برابر ہے اور زر اگر مختلف ہون زیادتی درست ہے اور وعدہ
حرام ہے مسئلہ بیوپاریکے پاس درم یا روپئے اوس وعدہ پر رکھوانا کہ جو چاہین گے
اس سے لینگے مکروہ ہے مگر امانت رکھے اور اسکے پاس سے لیکر خرچ کرے اور اپنی امانت
مین مجرا دے مسئلہ جو چیز کہ تولی جائے یا ناپی جاے یا گنتی ہو اسکا قرض لینا اور
دینا حاجت ضروری کے موافق درست ہے اور اسکے سوا مین نہین مسئلہ مضاربت
اسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کا مال ہو اور دوسرا خرید و فروخت مین مشقت کرے
اور نفع مین دونون کا حصہ معین ہو یہہ درست ہے اور اگر اسمین کوئی ایسی شرط
کی ہے کہ جسسے نفع کی جہالت ثابت ہوتی ہے وہ شرط مضاربت کی مفسد ہے اور اگر

ایسی شرط نہین وہ شرط باطل ہی اور مضاربت درست ہی اور مضاربت کے
شرطین یہ ہین کہ راس المال درم یا دینار یا پیسے رائج الوقت ہوں اور شرط ہی کہ
نفع دونون مین مشترک ہو **مسئلہ** اگر کسی کو مال امانت سپرد کیا امین کو لازم
ہی کہ آپ یا اسکے عیال نگہبانی کرین اور امانت کے ہلاک ہونے مین امین
ضامن نہین ہوتا اور اگر آپ ہلاک کر ڈالے ضامن ہوگا **مسئلہ** جو چیز کہ تولی جاوے
یا شمار سے بکتی ہو اور درم اور دینار کا رعایت دینا قرض کا حکم رکھتا ہی تلف ہونے
سے ضامن ہوگا اگر ان چیزون کے سوا اور کوئی رعایت کی چیز اسنے تلف کی
ضامن ہوگا اور جو خود ہلاک ہو گی ضامن نہوگا **مسئلہ** ہبہ مین ایجاب اور قبول
اور قبض شرط ہی اور مشاع کی ہبہ اگر قیمت کے قابل نہین ہی جیسی چکی یا حمام یا
ایک غلام یا ایک جانور جایز ہی اور جو قیمت کی قابل ہی بے تقسیم اور بے
قبض کے ہبہ جایز نہین ہی **مسئلہ** ہبہ سے رجوع جایز ہی اور زیادتی متصل بنا
اور درختون کے مانند یا احد المتعاقدین کی موت یا عوض یا ملک موہوب لہ سے
خروج یا زوجیت یا محرومیت یا موہوب کا ہلاک ہونا مانع رجوع ہی واللہ اعلم بالصواب
مسئلہ مشاع اور غیر مشاع اور قبض مین صدقہ بمنزلہ ہبہ کے ہی مگر جسوقت کہ قبض تمام
ہو صدقہ مین رجوع درست نہین اور غنی اور فقیر صدقہ دینے مین برابر ہین جسے چاہے
دے مگر فقیر کو دینا اولی ہی **مسئلہ** اجارہ مین منعقد ہونے کی شرط فقط عقل ہی
آزاد ہونا اور بلوغ اور اسلام شرط نہین ہی اور قیام معقود علیہ کا اور مستاجر کو سونپنا
شرط ہی اور متعاقدین کی رضا اور معقود علیہ کا اسقدر معلوم ہونا کہ نزع کا مانع ہو اور
محل منفعت کا اور اجارہ کی مدت کم ہو یا زیادہ اسکا بیان اور جس کام کے واسطے
اجارہ کیا ہی اسکا بیان اجارہ کی صحت کو شرط ہی **مسئلہ** زمین کے اجارے
مین مدت اور مکان اور جسکے لیے اجارہ کیا ہی اسکا بھی بیان کرنا شرط ہی اور صنعت

کی واجب ہوگی **مسئلہ** گھر ونکا یا دوکانونکا اور زمین کا گھر بنانیکے واسطے یا زراعت
کرنے یا درخت لگانے کیواسطے اجارہ جایز ہے مگر جب اجارہ کی مدت گذرے
درختونکو اوکھاڑے اور گھر کو کھودلے اور زمین خالی مالک کو سپرد کرے مگر یہ کہ گہر اور
درخت مالک آپ لیلے اور قیمت اوکھڑے اور کھودے ہوویکی دے یا مستاجر
رضامندی سے چھوڑ دے اگر زمین مین کھیتی کچی ہو اور مدت گذرے پختہ ہونے تک
بدستور چھوڑ دے اور اجرت مثل کا صاحب زمین مستحق ہوگا اور اجارہ درخت کا پہل
کیواسطے اور دودہ کے لیئے جانور کا اور روایہ کا اجارہ بھی درست ہے اور متعاقدین کے
مرنے سے اجارہ فسخ ہوتا ہے اور بخیار عیب اجارہ توڑنا جایز ہے اگر منفعت کا نقصان
ہو خیار شرط اور رویت سے نہین **مسئلہ** خرید اور فروخت مین اور سفر کرنے مین
غلام مکاتب مختار ہے اور مدبر مختار نہوگا **مسئلہ** اکراہ اسکو کہتے ہین کہ غیر پر
زبردستی کرے بشرطیکہ مکرہ جس چیز سے ڈراتا ہے اوسپر قدرت رکھتا ہو اوس وقت
مکرہ سے رضا اور اختیار فوت ہے اور اکراہ دو قسم ہے ایک رضا کا فوت کرنیوالا جیسا
کہ قید یا مار کیواسطے ہو دوسرا اختیار کا فوت کرنیوالا جیسا کہ قتل یا عضو کا ٹنڈا لنے
کیواسطے ہو **مسئلہ** بیع یا شرا یا اقرار یا اجارہ کیواسطے قتل یا سخت مار یا قید دراز کے
خوف سے اگر مکرہ نے امر کیا وہ مختار ہے اکراہ دور ہونے کے بعد فسخ کرے **مسئلہ**
بیع اکراہ مین قبض کے بعد ملک ثابت ہوتی ہے اور اگر بایع نے قیمت بخوشی لی یا مبیع
دے دیا اجازت ہے **مسئلہ** اگر کسی نے شراب یا سور یا مردار یا خون کھانے پر
مارے یا قید کرنے سے ڈرایا کھانا حلال نہوگا مگر جو قتل یا عضو کاٹنے سے خوف دلایا
صبر روا نہین ہے اگر کریگا گنہگار ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی کفر یا غیر کے مال ہلاک کرنیکے
واسطے قتل یا عضو کاٹنے سے اکراہ کیا گیا رخصت ہے کہ کلمہ کفر کہے اور مال ہلاک
کرے اور اپنا دل ایمان پر قایم رکھے اور اگر نہ کہا اور مارا گیا ثواب پائیگا مگر قید اور مار کے

وقت رخصت نہین ہے مسئلہ اگر کسی نے غیر کے مار ڈالنے پر اکراہ کیا کسیطرح روا نہین
ہے صبر کرے اور مارا جاوے اور اگر مارا گنہگار ہوگا مسئلہ طلاق اور عتاق اکراہ مین
واقع ہو جاوے گا اور حالت اکراہ مین کلمۂ کفر سے زوجہ بائنہ ہوگی واللہ اعلم مسئلہ
نابالغ اور مجنون اور بردے کا تصرف مولی یا ولی کی بے اذن درست نہین مسئلہ
متقوم مال غیر کا کہ محترم ہو یعنے حربی کا نہو بے اذن لینا بشرطیکہ مالک کے قبضہ سے باہر جاوے
غصب ہے اور اگر عقار مغصوب خود ہلاک ہو غاصب ضامن نہین اور اگر آپ ہلاک
کریگا تاوان دیگا اور جو مغصوب اوٹھانے کے قابل ہے دونون صورتون مین ضمان
دیگا مثلی مین مثلی اور غیر مثلی مین قیمت خصومت کے وقت دیگا مسئلہ غاصب
گنہگار ہے اور اگر عین مغصوب قایم ہے پھیر دے اور جاتا رہا تاوان چاہیے لیکن مغصوب
کے منافع کا غاصب پر تاوان نہین مسئلہ اگر عقار کی بکنے کی شفیع کو خبر ہو اسی جلسہ مین
اسطرح شفعہ کی طلب کرے کہ طلب کرتا ہون مین شفعہ کا حق یا اسطرح کہ عقار کے
نزدیک یا بایع اور مشتری کے پاس جاکے طلب شفعہ کے واسطے لوگونکو گواہ
کرے یا قاضی کے پاس قضیہ لیجاوے اسکے بعد اگر تاخیر ہو شفعہ باطل نہین اور جو
اسکے جانے مین تاخیر ہوگی باطل ہے اور شفعہ غیر نقلیات مین ثابت ہوتا ہے اس
شرط پر کہ عوض مال کے بیع ہوئی ہو والا نہین اور خروج مبیع کا بایع کی ملک سے
اور دخول ملک مشتری مین اور ملک شفیع کا ثبوت اس گھر مین کہ جسکے سبب سے
شفعہ چاہتا ہے مول لینے کیوقت بھی شرط شفعہ ہے مسئلہ شفیع ہمسایہ کا حق
مقدم ہے اور شفیع کو دیکھنے وقت قیمت حاضر کرنا لازم نہین ہے اور حق شفعہ مین
لڑکا اور جوان دونون برابر ہین مسئلہ اسباب مشترکہ کا قسمت کرنا دو قسم پر
ہے اکثر مثلیے مین حق افراز ہے اور غیر مثلیے مین مبادلہ پس اول مین اگر ایک شریک اپنا
حصہ دوسرے شریک کی غیبت مین لیلے درست ہے اور دوسری قسم مین نہین اور

اعیان مشترکہ کی منافع کی تقسیم کہ انتفاع انسے ممکن ہے بشرط بقا اعیان درست ہے
مسئلہ کئی شرطون سے کھیتی کی شرکت جایز ہے ایک یہہ کہ زمین زراعت کے
قابل ہو دوسری یہہ کہ کھیتی کرنیوالا عاقل ہو تیسری یہہ کہ مدت معلوم ہو چوتھی یہہ کہ
بونیکی چیز معلوم ہو پانچوین یہہ کہ زمین کا مالک زمین کو خالی کردے چھٹی یہہ کہ شرکت
خارج مین شرط ہو ساتوین یہہ کہ بیج کی جنس معلوم ہو مسئلہ صاحبیہ کے نزدیک
اسوقت کھیتی درست ہے کہ زمین اور بیج ایک کا اور عمل اور بیل دوسریکا یا زمین
ایک کی اور بیج اور عمل اور بیل دوسریکا یا عمل ایک کا اور تخم اور بیل اور زمین دوسرے
کی اور دونون مین سے ایک کیواسطے بعض خارج معلوم شرط ہو اور بے ان
شرطون کے جایز نہین ہے مسئلہ اگر کوئی عمل کیواسطے کسی کو درخت دے
اسطرح کہ میوہ آپسمین بانٹ لین درست ہے بشرطیکہ میوہ کرنیوالا نہو بلکہ زیادہ
ہونیوالا ہو مسئلہ مسلمان اور کتابی اور لڑکے اور گونگے اور ختنہ نکئے ہوئے
کا اور بسم اللہ بھولنے والیکا ذبیحہ حلال ہے اور ذبح کے وقت نام خدا کے سوا اور
لفظ نکہے اور تین رگونکا کاٹنا ذبح مین کافی ہے حلقوم اور مری اور شہ رگ مسئلہ کٹے
ہوئے ناخن یا سینگ یا ہڈی یا دانت جدا کیا ہوا یا بانس کا چھلکا یا پتھر تیز کہ جس سے
رگ کٹ جائے اور خون جاری ہو ذبیحہ جایز ہے اور حالت اضطرار مین زخمی کرنا
قایم مقام ذبح ہے مسئلہ اگر مچھلی کے پیٹ سے بچہ مردہ نکلے امام اعظم کے نزدیک
حلال نہین اور صاحبیہ کے نزدیک اگر خلقت تمام ہوئی ہے حلال ہے و الا نہین
مسئلہ درندے جانور اور شکاری پرندے اور حشرات الارض اور پالا ہوا
گدہا اور خچر اور گھوڑا اور بجو اور ساہی اور بہڑیا اور مردار کھانیوالا اور ماقی اور چوہا
اور نیولا اور دریائی جانور مچھلی کے سوا کہ زندہ پکڑے ہو سب حرام ہین اور مارماہی
کے سوا سب مچھلیان حلال ہین کذافی شرح وقایہ اور ٹڈی اور مچھلی کے سوا کوئی

ہوتا ہی بیٹھے اور دعوت کھانے **ف** دعوت قبول کرنا سنت ہی اور انکار اس
سے بدعت ہی مگر جب کہ دعوت عام اور حدیث مین آیا ہی کہ تین چیز کی دعوت
کبھی رد نکرے دودھ عطر تکیہ **مسئلہ** معاملات مین فاسق کی گواہی مقبول ہی
مگر عبادات مین نہین **مسئلہ** فقط ریشم کا لباس مرد کو حرام ہی مگر گرہ بھر عرض کی
سنجاف اور تکیہ اور مسند اور فرش اور جسکا تانا ریشم ہی اور بانا سوت کا حرام
نہین اور برعکس اوسکے پوشاک لڑائی مین درست ہی اور پائجامہ ٹخنے سے نیچے
مکروہ تحریمی ہی **مسئلہ** مرد کو نقرئی اور طلائی زیور حرام ہی مگر انگوٹھی اور ہتیکا اور تلوار
کا ساز اور تکیہ کی سوراخ مین سونے کی کیل درست ہی مگر پتھر اور لوہے اور رانگے
کی انگوٹھی درست نہین ہی اور عورتون کو سب لباس اور زیور حلال ہی اور چاندی
کے تار سے دانت باندھنا درست ہی مگر سونے کے تار سے نہین اور حریر کا لباس
اور سونیکا زیور مرد نابالغ کو بھی مکروہ ہی **مسئلہ** زعفرانی لباس اور کسم رنگ
کا مرد کو حرام ہے لیکن پیازی اور کاسنی وغیرہ کا مضایقہ نہین اور عورتنکو سب درست
ہی **مسئلہ** اجنبی مرد کو مرد اور عورت کا ناف سے گھٹنون تک کی سوا دیکھنا اگر
شہوت سے بیخوف ہی روا ہی اور عورتکا عورت کو دیکھنا ایسا ہی ہی اور اگر
شہوت سے محفوظ ہو مرد کو اجنبی عورت کا مونھہ اور ہتھیلیان دیکھنا جایز ہی
والا مطلق دیکھنا جایز نہین ہی اور اپنی منکوحہ کا تمام بدن دیکھنا درست ہی اور
ایسا ہی عورتنکو شوہر کا اور محرم عورتونکا سب بدن دیکھنا درست ہی مگر پیٹھ اور
پیٹ اور ناف سے زانو کے نیچے تک دیکھنا درست نہین **مسئلہ** گواہ کو ادائے
گواہی کے وقت اور قاضی کو حکم کے وقت اور طبیب کو دوا کے وقت بقدر ضرورت
اجنبی عورت کے اعضا دیکھنا جایز ہی اور خصی اور مجنون اور مخنث مرد کا
حکم رکھتے ہین **مسئلہ** عورت کو عورت کا پیٹ شہوت سے دیکھنا درست نہین

مطلقاً حرام ہے اور ستاگناہ ہے اور بعضونکے نزدیک اگر لہو لعب کے واسطے
ہے حرام ہے اور اگر دفع وحشت کے واسطے ہے یا زیادہ ہونے شوق آلہی کے
واسطے ہو بشرطیکہ اسمین فحش کا ذکر نہو درست ہے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ فرمایا میرے پاس ایک لڑکی دف بجاکر گا رہی تھی اتنے
مین پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے وہ اسیطرح گاتی رہی اسکے بعد حضرت
عمر رض آئے وہ لڑکی اٹھکر بھاگی حضرت عمر رض نے اس لڑکی سے کہا ابھی بجاتا کہ جو پیغمبر صلی
اللہ علیہ والہ وسلم نے سنا مین بھی سنون آخر اسنے گایا اور اونہون نے
سنا اس روایت کے موافق بعضے علما نے خوشی کے وقت مثل نکاح اور
لڑکا پیدا ہونے مین اور ختنہ اور ختم قرآن اور عقیقہ وغیرہ مین جایز رکھا ہے کذا قال
ابن الہمام مسئلہ مذہب حنفی مین صرف راگ حلال ہے اور یہی صحیح ہے اور
باجون مین دف اور لڑائی مین نقارہ اور شافعیہ کے نزدیک شہنائی بھی روا ہے
چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہے مسئلہ تختہ نرد اور شطرنج کا کھیلنا اور سب
کھیل حرام ہیں اور اس درم اور دینار کا نثار کرنا کہ جسمین خدا کا نام ہو مکروہ ہے
مسئلہ بقدر حاجت ضروری سوال کرنا اور اسقدر حرام چیز کا کھانا کہ ہلاکت
سے محفوظ رہے درست ہے اور اس سے زیادہ حرام ہے مسئلہ
اپنے اور اپنے عیال کی معیشت اور محتاج ماں باپ کے نفقہ اور ادائے
قرض کے موافق کسب کرنا فرض ہے اور اس سے زیادہ اپنے اور بیگانے
فقیر کے واسطے مستحب ہے اور تجمل اور آرایش کیواسطے مباح ہے اور جمع
کرنے اور تکبر کیواسطے حرام ہے مسئلہ وہ کسب کہ جسمین کوئی بات شرع
کے خلاف لازم نہ آئے حلال ہے والا حرام ہے مسئلہ جہاد تجارت سے
اور تجارت کھیتی سے اور کھیتی صناعت سے افضل ہے اور بعضون کے

نزدیک کھیتی تجارت سے افضل ہے مسئلہ قبرونکی زیارت اور انپر قرآن
پڑھنا درست ہے اور دوشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ اور شنبہ زیارت کیواسطے بہتر
ہے مسئلہ اگر زمین غصبی ہو تو قبر سے مردیکو نکال کر دوسری جگہہ دفن کرنا مضایقہ
نہین ہے مسئلہ اعضا کے ظاہر ہونیکے بعد حمل گرانا گناہ ہے دیت دینا ہوگا اور
اعضا کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر عورت کا یا اوسکی لڑکی شیر خوارہ کے ہلاک کا خوف
ہو مضایقہ نہین مسئلہ عورت اور لڑکی کا کان چھیدانا مضایقہ نہین کذا فی جامع الرموز
اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ سنت ابراہیمی ہے مسئلہ اتنی داڑھی رکھنا
کہ دور سے داڑھی معلوم ہو فرض ہے اور ایک قبضہ کے برابر سنت موکدہ ہے
مسئلہ موچھین کتروانا یا مونڈانا اور سب سر کے بال رکھنا یا مونڈانا اور ناخن
کٹوانا اور زیر ناف اور بغل کے بال مونڈانا اور میل دور کرنیکے واسطے غسل کرنا
چالیس دن کے اندر یہ سب سنت ہین مسئلہ موذی جانورونکا مارنا جو
حال مین یا آیندہ مین جان یا مال کا نقصان کرین مضایقہ نہین بلکہ سانپ اور
بچھو کا مارنا نماز مین بھی جایز ہے اور نماز مکروہ نہین ہوتی اور اگر بلی موذی ہو تو تیز
چھوری سے ذبح کرے اور جانور کا جلانا منع ہے مگر چارپایہ کہ وطی کیا جاے
اور ماکول اللحم ہو اوسکو ذبح کرکے جلائین مسئلہ اگر ضرر جانے مین ہے بے اجازت
ماں باپ کے اور اقربا کے اور مولی کے اور شوہر کے سفر درست نہین اور اگر دین
یا دنیا کا نفع ہے مضایقہ نہین مسئلہ غیر خدا کے تعظیم اس طرح سے کہ خدا کی عبادت
سے مشابہ ہو حرام ہے اور استاد کا حق خواہ علم ظاہری کا استاد ہو خواہ
علم باطنی کا ماں باپ کے حق پر مقدم ہے مسئلہ انبیا اور علما اور حاجی
اور غازی اور ماں باپ اور استاد کی تعظیم موجب ثواب ہے مسئلہ بوسہ
دینا کسی چیز کو شرع مین درست نہین ہے مگر حجر اسود کو اور قرآن شریف کو اور

دیندار عالمون کے ہاتھ کو اور سفر سے آنیوالے کیلئے ہاتھ کو بشرطیکہ لڑکا امرد اور عورت محرمہ نہو اور صالح مرد کی پیشانی کو بوسہ دینا بھی درست ہے اور یہ سب چیزین صحیح حدیثون سے اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے قول اور فعل سے ثابت ہوئی ہین لیکن پتھر اور قبر اور دیوار اور پیروے کا بوسہ دینا ہرگز شرع مین درست نہین ہے اسواسطے کہ بوسہ دینا تعظیم ہے اور تعظیم خاص ہے اللہ تعالی کیواسطے کسی غیر کیواسطے جایز نہین مگر جسکے واسطے شرع مین اجازت ہے سوویے چیزین اوپر بیان ہوچکیں کذا فی الطحطاوی ناقلا عن الشلبی مختصرا مسئلہ اگر کوئی بزرگ کسی شخص کو کچھ چیز عطا کرے اور وہ شخص تحیۃ اور تعظیم کے لیے اسکے روبرو اسنے سر پر ہاتھ رکھے تو کچھ باک نہین بلکہ مباح ہے کذا فی جامع المتفرقات مسئلہ اس قدر علم تحصیل کرنا کہ فقہ اور عقاید اور دین کے مسئلون سے واقف ہو ہر ایک مسلمان پر واجب ہے اور جسمین دین کا فساد ہو وہ علم منع ہے اور اسکے سوا مستحب ہے مسئلہ جو زمین کہ شہر کے باہر پڑی ہو یا ڈوبی ہوئی ہے اور کوئی اسکا مالک نہین اور کسی کی حاجت اسپر موقوف ہے جو شخص اسکو اٹھائے یا پانی سے نکالے وہ اسکا مالک ہے مگر حاکم کا اذن شرط ہے مسئلہ شراب اور ہر شراب کا نشہ بالاتفاق حرام ہے اور جو شراب کہ میٹھی ہو اور جوش نکھایا ہو اور سخت تیز بھی نہو اور کف نہ لائی ہو وہ بالاتفاق حلال ہے ف شراب اسکو کہتے ہین کہ انگور سے بنائین اور خود بخود جوش کھائے اور تیز ہوجاوے اور اسکے حکم چھہ ہین ایک یہہ کہ تھوڑی ہو یا بہت اسکا پینا اور اس سے دوا کرنا حرام ہے دوسری یہہ کہ اسکے حرام ہونیکا منکر کافر ہے تیسری یہہ کہ تملیک حرام ہے چوتھی یہہ کہ منقوم نہین ہے پانچوین یہہ کہ نجاست مغلظہ ہے چھٹی یہہ کہ پینے والا حد مارا جائیگا خواہ تھوڑی پیئے یا بہت واللہ اعلم مسئلہ شکاری جانورون

ہے شکار کرنا حلال ہے درندے ہون یا پرندے بشرطیکہ زخمی کرنے پر اور نگہبانی
تعلیم کئے گئے ہون اور بسم اللہ بھی چھوڑنے کیوقت قصداً ترک نکی ہو اور شکار
کھلانے والا مسلمان اور ذبح اور تسمیہ کا جاننیوالا ہو اور شکار حلال ہو اور اسکا تعقب
مین آنا ممتنع ہو مسئلہ جسوقت کہ شکار زندہ ملے ذبح کرے والا وہی تسمیہ کافی
ہے بشرطیکہ موت اسکی اور کسیطرح ثابت نہو اور اسی طرح تیر اور بندوق سے شکار
مین زخم کرنا اور تسمیہ اور اگر شکار غایب ہو گیا ہو اسکا ڈھونڈھنا شرط ہے اور جو
تلاش نکیا اور اسکے بعد مردہ پایا حرام ہے کذا فی الکنز مسئلہ اگر شکار مین زندگی
بسمل کی زندگی سے زیادہ پائے اور ذبح نکرے اور وہ مرجائے حرام ہے مسئلہ
کسی حق کیواسطے کسی چیز کا قید کرنا گرو ہے بشرطیکہ اس حق کا گرو سے پھیر لینا ممکن
ہے اور ایجاب اور قبول سے منعقد ہوتا ہے اور صحت رہن کی یہ شرطین
ہین کہ مرہونہ متقوم اور غیر مشاع اور راہن کی ملک سے جدا ہو اور مرتہن نے قبض کیا
ہو اور اسجگہہ رکھنا کہ مرتہن وہان سے لے سکے یہ بھی قبض ہے مسئلہ اگر مرہونہ
تلف ہو اور اسکی قیمت دین سے زیادہ ہو مرتہن دین سے زائد تاوان ندے
اور اگر قیمت سے دین زیادہ ہے زیادتی راہن دے اور اگر دونون مساوی ہون
دین ساقط ہوگا اگر راہن نے مرہونہ کو مرتہن کے بے اذن بیچا اجازت مرتہن
پر بیع موقوف ہوگی اور اگر مرتہن نے مرہونہ راہن کو عاریت دیا اور راہن نے قبض
کیا اگر ہلاک ہو مرتہن پر ضمان نہین غرض ایک کا تصرف دوسرے کے بے اذن جایز نہین
مسئلہ مرہونہ کے رکھنے کا کرایہ اور نگہبانی کی اجرت مرتہن پر ہے اور چرواہی کی اجرت
اور منافع کی اصلاح اور مرہون کا نفقہ اور محصول راہن پر ہے مسئلہ اگر راہن نے
باتفاق مرتہن کی رہن ایک عادل کے پاس سپرد کیا درست ہے کوئی راہن یا مرتہن
اس سے نہین لے سکتا مگر ضمان ہلاک مرتہن پر ہوگا مسئلہ راہن نے مرتہن کو

یا کسی عادل یا غیر عادل کو وکیل کیا کہ وعدیکے وقت رہن کو بیچے درست ہے اور کرایہ
لینا بھی رہن کے واسطے درست ہے جسقدر چاہے رہن کرے **مسئلہ** قتل کی
پانچ قسم مین ایک عمد کہ ہتھیار سے یا جو ہتھیار کے مانند اجزا کے جدا کرنے مین
ہو جیسی لکڑی یا تیز پتھر یا پوست نی تیز یا آتش مسلمان یا ذمی کو بقصد مارے اسمین
قصاص اور گناہ قاتل پر ہوتا ہے دوسری شبہ عمد کہ مسلمان یا ذمی کو سلاح اور
اسکے مانند کے سوا کسی اور چیز سے قصداً مارے اسمین قاتل پر کفارہ اور گناہ
اور اسکی عاقلہ پر دیت مغلظہ لازم آتی ہے تیسری قتل خطا کہ کسی نے تیر پھینکا
شکار پر اور آدمی کے لگا یا حربی کو مارا اور مسلمان یا ذمی کو لگا چوتھی قائم مقام
خطا کہ سونے والا کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا ان دونوں مین کفارہ قاتل پر
اور دیت عاقلہ پر لازم ہے پانچوین قتل بسبب کہ کوآن غیر کی ملک مین کھودا یا پتھر
رکھا اور کوئی اس سبب سے مر گیا اسمین فقط دیت واجب ہوگی **مسئلہ** ہاتھ
وغیرہ کے کاٹنے مین اگر مماثلت ممکن ہے قصاص واجب ہے چھٹائی بڑائی
اعضا کی معتبر نہین اور استخوان مین قصاص نہین مگر دانت مین اور مرد اور عورت
مین اور آزاد اور بندہ مین بھی قصاص اعضا نہین مگر مسلمان اور کافر مین قصاص
اعضا ہے **مسئلہ** اگر مقتول کے ولی نے مال پر صلح کی یا عفو کیا درست ہے اسیوقت
مال دینا لازم ہوگا اور جو جماعت نے ایک کو مارا سب کو مارینگے اور اگر ایک
نے سبکو مارا وہی ایک قتل ہوگا اگر کسی نے قطع اعضا کیا اور وہ اسی زخم سے
مر گیا دیت آئیگی **مسئلہ** خونبہا عمد مین سو اونٹ پچیس ٢٥ یکسالہ اور پچیس ٢٥ دوسالہ
اور پچیس ٢٥ سہ سالہ اور پچیس ٢٥ چار سالہ اور خطا مین بیس ٢٠ یکسالہ نر اور بیس یکسالہ مادہ
اور بیس دوسالہ اور بیس سہ سالہ اور بیس چار سالہ اسکو دیت مغلظہ کہتے ہین اور
خونبہا سے نقدین ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم اور قتل کا کفارہ بندہ آزاد

کرنا اگر طاقت ہے والا اسّا ٹھہ روزے پے درپے رکھنا ف عاقلہ دیت دینے والیکو
کہتے ہین اور وہ اہل دیوان ہین اگر قاتل انمین سے ہے والا عاقلہ قاتل کے اقربا
ہونگے مسئلہ اگر کسی نے عورت حاملہ کو مارا اور بچہ اسکے پیٹ مین مر گیا عشیرہ یعنے
نصف عشر دیت کا لازم ہوگا اور جو لڑکی کے ساتھہ مان بھی مر گئی سب دیت مع
مع عشیرہ لازم ہے جزئیات اسکے بہت ہین تہوڑے یہان بیان کئے واقف
ہونیکے واسطے لگے جو قاضی ہونا چاہے بڑے کتابونمین دیکھہ لے واللہ اعلم
مسئلہ اگر کسی کے سواریکا چارپایہ کسیکو پامال کر ڈالے یا سر یا سینگ یا دانت
یا کاٹنے سے ہلاک کرے سوار ضامن ہے اور اگر لات مارنے یا دم مارنے
سے ہلاک کیا ضامن نہین اور اگر مرکب راستے مین کہڑا کیا البتہ ضامن ہوگا
واللہ اعلم مسئلہ اگر کسی کو ایک محلہ مین مرا ہوا پایا اور زخمی ہے اور مارنے
والا معلوم نہین پچاس آدمیون سے کہ عاقل بالغ ہون قسم لین کہ ہمنے نہین
مارا اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہین اگر قسم کہالے اہل محلہ پر دیت واجب ہوگی
اور مقتول کے ولی پر قسم نہین واللہ اعلم مسئلہ مرض موت مین وصیت کرنا مستحب
ہے مگر تہائی مال سے زیادہ نہو کم ہو تو مضایقہ نہین اور قاتل کے واسطے وصیت
جائز نہین ہے مگر جب کہ ورثہ اجازت دین اسیطرح کسی وارث کے واسطے
وصیت اور وارثونکے اجازت پر موقوف ہے مسئلہ ترکہ میت سے تجہیز اور
تکفین کے بیچ بے زیادتی اور کمی پہلے میت کا قرضہ ادا کرین اسکے بعد وصیت
یعنے بے اجازت وارثونکے باقی مال سے تیسرا حصہ وصی کو دین اسکے بعد کتاب
اللہ اور حدیث اور اجماع صحابہ کے موافق ورثہ کو تقسیم کرین شروع ان اصحاب
فرائض سے کرین کہ جنکے واسطے حصہ کتاب اللہ مین ہے اسکے بعد عصبہ نسبیہ
بترتیب کہ جو صاحب فروض کے حصون سے بچ رہے وہ لے اور اگر کوئی صاحب

فروض نہو سب مال کا مالک ہو اسکے بعد عصبہ سببی یعنے مولا اعتاقہ اسکے بعد جبکہ نہین
اصحاب فروض کو بقدر حقوق دیا جائیگا اسکے بعد ذوی الارحام اسکے بعد مولا موالات
اسکے بعد وہ غیر کہ جسکے واسطے غیر نسبت کا اقرار کیا اسکے بعد جسکو کہ سب مال
دینیکی وصیت کی اسکے بعد بیت المال مین داخل کرین مسئلہ ارث سے چار
چیزین مانع ہین بندہ ہونا قتل موجب قصاص یا کفارہ اختلاف دار یعنی دارالاسلام
اور دار الحرب کا اور یہہ اختلاف لشکر اور ملک سے ہوتا ہے مسئلہ اصحاب
فروض بارہ نفر ہین چار مرد سے پہلے باپ ہے اسکے واسطے تین احوال ہین فرض
مطلق یعنے اولاد میت کے ساتھہ چھٹا حصہ اور فرض و عصبیت دہ میت کے ابن
اور ابن الابن کے ساتھہ اور عصبیت فقط جب کوئی نہو دوسرے دادا صحیح کہ اسکے
نسبت مین میت کی طرف عورت داخل نہو جس صورت مین باپ نہو وہ باپ کے
مانند ہے تیسرے اولاد مادری انکے تین احوال ہین ایک کیواسطے چھٹا حصہ اور
دو کے اور دو سے زیادہ کے واسطے تیسرا حصہ اور مرد اور عورت باہم قسمت
مین برابر ہین اور میت کی اولاد اور باپ اور دادا کے سبب سے ساقط ہوتے ہین
چوتھے شوہر وہ دو حال رکھتا ہے اگر اولاد ہو تو چوتھائی والا آدھا اور آٹھہ عورتین
ایک زوجہ کہ دو حال رکھتی ہے آٹھوان حصہ اولاد کے ساتھہ اور چوتھا حصہ اولاد
نہونے مین پائیگی دوسرے صلبی بیٹیان کہ تین حال رکھتے ہین نصف ایک کو اور
دو تہائی دو یا زیادہ کو اور بہائی کے ساتھہ بہائی کے حصہ کا آدھا تیسرے پوتیان انکے
چھہ حال ہین نصف ایک کا اور تہائی دو یا زیادہ کی جب بیٹیان نہو اور چھٹا حصہ
ایک بیٹی کے ساتھہ اور وارث نہونگے دو بیٹیونکے ساتھہ مگر جبکہ انکا مقابل
یا ان سے نیچے پوتا ہو پھر عصبہ ہونگی اور ابن میت کے ساتھہ ساقط ہونگی چوتھے
پدری اور مادری بہنین اور انکے احوال پانچ ہین نصف ایک کا اور دو تہائی

دو یا زیادہ کی اور دو بھائی کے ساتھہ عصبہ ہونگی اور بیٹیون پوتیونکے ساتھہ جو انکو دیکر
بچے گا سو پائینگی اور پانچوان حال انکا یعنی جو ساتوان حال پدری بہنونکا ہے پانچوین
پدری بہنین انکے ساتھہ حال ہین نصف ایک کا اور دو تہائی دو یا زیادہ کی جب
اخوات عینی نہونگی اور چھٹا حصہ عینی بہنکے ساتھہ اور وارث نہونا عینی بہنونکے ساتھہ
مگر یہہ کہ انکے ساتھہ بھائی ہو پھر عصبہ ہونگی چھٹا حال یہہ کہ عصبہ ہونگی بیٹیونکی اور پوتیونکی
ساتھہ اور ساتوان یہہ کہ بنو علات اور بنو اعیان سب ساقط ہوتے ہین بیٹیون اور پوتونکی
اور باپ اور دادا کی ہونیکے وقت اور بنو علات بنو اعیان سے ساقط ہوتے ہین چھٹی
مان اسکے تین حال ہین چھٹا حصہ اولاد کے ساتھہ اور دو بھائی اور دو بہن یا زیادہ
کے ساتھہ کسی جہت سے ہون اور تیسرا حصہ کل مال کا اولاد کے اور بھائی اور
بہنونکے نہونیکے وقت اور تیسرا حصہ باقی کا بعد حصہ شوہر یا جورو کے ساتوین دادی
اسکا چھٹا حصہ ہے کتنی ہی ہون ایک یا بہت جسوقت درجون مین مقابل ہون
اور مان کے ہونے سے سب ساقط ہو جاوین اور دادیان پدری باپ کے
ہونے سے مگر باپ دادا کی مان ساتھہ دادا کے ف نزدیک صاحب دور
کے ہوتے ہین کسی جہت سے ہون ف عصبہ اسکو کہتے ہین کہ اسکی نسبت کرنے
مین میت کے طرف عورت درمیان مین نہ آوے اور عصبہ غیر کے ساتھہ جیسے
بھائی عینی بیٹی کے ساتھہ اور عصبہ بغیرہ عورتونکی طرح کہ بھائیکے ساتھہ عصبہ ہوتے
ہین اور عصبہ سب کے پہلے بیٹا ہے پھر پوتا پھر پرپوتا علی ہذا القیاس اسکے بعد باپ
دادا پردادا اسکے بعد بھائی بہ ترتیب اسکے بعد چچا بہ ترتیب جو نزدیک زیادہ ہو اسکو
ترجیح ہے اور آخر عصبات سوا اعتاقہ ہے اسکے بعد عصبہ مولای عتاقہ کی جس ترتیب
سے کہ ذکر کیا اور آزاد کرنے والے مردونکی عورتونکو کچھہ نہین مگر جو عورتین خود آزاد
کرین یا انکے آزاد کئے ہوئے آزاد کرین مسئلہ ذوی الفروض اور عصبات

کی سوا ذوی الارحام بین قریب مقدم ہے بعید پر اور اقرب مقدم ہے الجد پر اگر قرابت مین برابر ہین جسکا اصل وارث ہوا ولی ہے اور اگر اصول متفق ہین سب قسمت مین برابر ہین **ف** حاجب دو قسم ہے ایک نقصان کرنیوالا اور دوسرا محروم کرنیوالا اور حال اسکا فرائض کی کتابون مین مفصل لکہا ہے تہوڑا سا یہان بیان کیا گیا تا فرائض سے بہی کتاب خالی نرہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماٰب الحمد للہ علی احسانہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ جاننا چاہئے کہ اس عاصی بے بضاعت نے چند مسئلہ ضروری مذہب حنفی کے موافق شرح عقاید اور شرح وقایہ اور ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور درر غرر اور مجموعہ خانی اور فتاوی برہنہ اور بحر الرائق اور قاضی خان اور کنز الفقہ اور جامع المتفرقات اور فرائض شریفی وغیرہ سے نکال کر لکہے ہین کچہہ خیال نکرنا کہ سوا اسکے اور مسئلے نہین ہین اور جو کچہہ سہو اور خطا اسمین نظر آئے اصلاح دینا چاہئے نہ عیب گیری کرنا اگر فائدہ پائین مولف اور اسکے بزرگون کو دعائی خیر سے نہ بہلائین

الحمد للہ والمنہ
کہ یہہ رسالہ متبرکہ فقہ احمدی
تاریخ بیسوین شہر ذیحجۃ الحرام کی
سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ مقدسہ معلی کی
بخیر و خوبی اختتام کو
پہنچا

تمت تمام شد